

# تَمَيْرِ حَيَاةٍ

لکھنؤ  
پندرہ روزہ

## ورائے عقل ہیں اہل جنوں کی تدبیریں

نشان یہی ہے زمانہ میں زندہ قوموں کا  
کمال صدق و مردوت ہے زندگی ان کی  
خودی سے مرد خود آگاہ کا جمال و جلال  
حکیم میری نواوں کا راز کیا چانے  
ورائے عقل ہیں اہل جنوں کی تدبیریں

فی شمارہ - ۱۲/۱

سالانہ زر تعاون - ۲۵۰

۲۰۰۹ نومبر ۲۵

Postal Regd. No. LW/NP/63/2009TO2011  
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Vol. No. 47 Issue No. 1

Mobile: 09415786548

Fortnightly  
**TAMEER-E-HAYAT**  
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off. : 0522-2740406  
Fax : 0522-2741221  
E-mail : nadwa@sandhamet.in

10-November, 2009

Phone: Shop. 0522-2274606  
© 0522-2616731

محمد لکھنؤ کم جو نیلوں

**Mohd. Akram  
Jewellers**

Near Odgan Cinema, Lucknow

New

Ph: 2286785

**Sana Jewellers**

شنا جویلر س

Riyaz Ahmad  
Ghayas Ahmad

۳۰۱/۱۷ سرائے بائس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ۔۳

301/17, Srai Bans  
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res: 2226177  
Akbari Gate  
2268845

Shop: 9415002532  
2613736  
3958875

حوالے چالیس کی بیانیں ۵۷ سالہ دیرینہ نام  
 حاجی صفی اللہ جویلر س

کو روچال کے سامنے امین آباد لکھنؤ پروپریئر: محمد اسلام  
**HAJI SAFIULLAH JEWELLERS**  
Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

Editor Shamsul Haq Nadwi, Printed & Published by Athar Husain  
On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Ph: 0522-2614685

Editor Shamsul Haq Nadwi Printed & Published by Athar Husain  
on behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad Lko. Ph: 0522-2614685



قبا اونگ  
مینو پیکر رس

پیرس اونگ۔ ونڈ اونگ = ڈوم اونگ  
فک اونگ۔ لان اونگ = ڈیبوڈینٹ

مل گر اسٹنگ گوری بازار۔ سرو جنی تکر کاپیور روڈ لکھنؤ

Tel: 0522-2817580 - 9335238026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدیم شہر و معروف صنعت سے تیار کردہ

جی چینڈا اسٹنگ

روٹنیات، مریقات، کوارپ، فوجم، کارپ، فوجم، روم، فوجم،  
فلوپر فوجم، روچ گاپ، روچ یوڑہ، عرق گاپ،  
عرق کیڑہ، اگرچ، ہرپل پر دوکت  
لی ایک پلیٹ، ۱۰۰٪ ایک:

ایک مرچ خرچ، اک عدالت کا سٹنگ  
اظہار سن پر فیوورس

کچنکات پچک  
ماں، ۵۵٪، ۴۵٪، ۴۵٪، ۴۵٪  
P IZHARSON PERFUMERS

H.O.: Akbari Gate, Chowk, Lucknow  
Tel: 0522-2262577 Mobile: +91-9415009102  
Branch: C-8 Jaspur Market, Hazilganj,  
Lucknow 226001 U.P. INDIA. Cell: 9415784832  
Email: izharsoneperfumers@yahoo.com



جیدو لکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

# گھنے پلیس

میں آپ کا خیر مقدم ہے

**GEHNA  
PALACE**

Whenever you see  
Jewellery  
Think of us

حاجی عبد الرؤف خاں، حاجی محمد معروف خاں، محمد فاروق خاں (چاندی)

ایک مینارہ مسجد کے سامنے، اکبری گیٹ، چوک بلاخنہ

Phone : 0522-2260433, Mobile : 9415024686

## تَعْمِيرِ حَيَاتٍ

جلد نمبر ۲۵  
شمارہ نمبر ۲۵

رُنومبر ۲۰۰۹ء مطابق ۱۳۳۰ھ

زیرسرپرستی

حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی

(ناشر عالم اکھون)

پروفیسر صاحب صدقی

(معتمدان عالم اکھون)

زیرنگرانی

مولانا مسٹر حمزہ حسینی ندوی

(ناظر عام اندرون عالم اکھون)

مدیر مسئول

شمس الحق ندوی

نائب مدیر

محمود حسن حسینی ندوی

مجلس مشاورت

مولانا عبد اللہ حسینی ندوی • مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری

• امین الدین شجاع الدین

سالانہ زرع تعاون ۲۵۰/۱ فی شارہ ۱۲/۱

ایشانی، یورپی، افریقی وامریکی ممالک کے لئے۔ ۰۵۵۵۰ ار

ڈرافٹ تحریر حیات کے نام سے ہائی اورڈر تحریر حیات ندوی الحمد، بلاخنہ کے پیغمبر و ولاد کرس، یہاں

سے بھی جانے والی قابل تعلیم شہوں کی اسیں ادارہ کا تھانہ ہوتا ہے۔ براؤ کرم ان کا دیکھ رکھ۔

ترسلیز اور مخطوط و کتابت کا پڑے

Tameer-e-Hayat

P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7

E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

مطمئن تکاری رائے سے ادارہ کا مخفی دوست صدری ایسیں ہے

آپ کے فتحی اور بزرگی کا کامیاب ہے و کوئی کام کا درخواست نہ ہو بلکہ

میں ادا کریں ہے اپنے خود کی بہ مردگانیں، امر ہے ای ان تمثیل کا پیغمبر کا اخیر کے ساتھ ہے (جنتیں)

پر تھوڑا اٹھیں لے آزاد پر پنگ پر پس، نظر آباد، بلاخنہ سے طبع کر کے درست تحریر حیات

مگر صفات و شریات یگوارگ، ہادشاہانہ لکھنؤ سے شائع کیا۔

اس شمارے میں ۱۰۴۱  
۱۷۹۳۸

- |    |   |                                      |
|----|---|--------------------------------------|
| ۱  | رشید کوثر فاروقی                        | غزل                                  |
| ۲  | اداریہ                                  | اداریہ                               |
| ۳  | درس سہ بورڈ ہمارے دینی مدارس۔           | حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی |
| ۴  | مشعل داہ                                | آزاد دینی مدارس و مکاتب۔             |
| ۵  | حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسینی ندوی | مکروہ نظر                            |
| ۶  | مولانا سید محمد واصل شرید حسینی ندوی    | اسلام کا معتدل تصویر حیات            |
| ۷  | مولانا عبد الرحمن گرامی ندوی            | تاریخ اسلام                          |
| ۸  | شمس الحق ندوی                           | عہد کیرو موعظت                       |
| ۹  | ادارہ                                   | عہد تاک تصویر                        |
| ۱۰ | مفتی محمد ظفر عالم ندوی                 | ہزارست ایمان                         |
| ۱۱ | سوال و جواب                             | جب عشق کھاتا ہے۔                     |
| ۱۲ | کتاب حدایت کی دوشن                      | فقہ و فتنوی                          |
| ۱۳ | خالد فیصل ندوی                          | سوال و جواب                          |
| ۱۴ | خالد فیصل ندوی                          | کتاب حدایت کی دوشن                   |
| ۱۵ | م. ح. ح                                 | یوں کے حقوق                          |
| ۱۶ | محمد جاوید اختر ندوی                    | تعارف و تبصرہ                        |
| ۱۷ | دو داد                                  | رسید کتب                             |
| ۱۸ | محمد حسن ندوی                           | خبر و نظر                            |
| ۱۹ | اصحیت با اہل دل                         | عالیٰ خبریں                          |
| ۲۰ | کامل موکن بننا مطلوب ہے                 | دو داد                               |

# غزل

رشید کوثر فاروقی

## مدرسہ بورڈ ہمارے دینی مدارس کے لیے مناسب نہیں

حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی ندوی

مدارس کے لئے باقاعدہ بورڈ بنا کر مدارس کو اسکے ماتحت کرنے کی جواہریکم حکومت کے زیر خور ہے، وہ ایکم ہمارے دینی مدارس کے لئے سازگار نہیں ہے، کیونکہ ہمارے ان مدارس دینیہ کا بنیادی مقصد علوم دینیہ میں ماہر علماء تیار کرتا ہے، تاکہ وہ مسلمانوں کے دینی امور کی ذمہ داری سنجال سکیں اور ملت اسلامیہ کی دینی رہنمائی اور دینی سرپرستی کا فرض انجام دے سکیں، خاص طور پر اس ملک میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں، لیکن بڑی تعداد میں ہیں، اور ان کی یہ اہم ملک ضرورت ہے کہ ان کا دینی تحفظ بھی ہو سکے، اور وہ اپنے دین کے معاملات سے واقف اور ان پر عالم ہو سکیں، ان مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء عصری مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے مسلمان طلباء کے مقابلہ میں زیادہ چار پارچ فیصلی ہیں، اور ملت کی دینی ضرورت کے سامنے طلباء کی یہ تعداد کافی سے بھی کم ہے، اور اس کو مزید کم نہیں کیا جاسکتا، رہاں کا معاشری مسئلہ تو ان مدارس میں نصاب اور نظام ایسا رکھا جاتا ہے کہ اس کے قارئین کی معاشری ضرورت بقدر ضرورت بآسانی پوری ہوتی ہے، اور ان کو بیکاری سے سابقہ نہیں پڑتا، جس سے عصری درسگاہوں کے بے شمار فارغین کو پڑتا ہے، اسی لئے ہمارے بڑے تمام دینی مدارس اس ایکم سے الگ رہنا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ وہ ان مدارس کے مقصد کار کے مطابق اپنے معاملات آزادانہ طریقے سے انجام دے سکیں، ملک کا دستور ان کو اس کا حق دیتا ہے، ہمارے یہ دینی مدارس تجربہ کار دینی خصوصیات کے حال علماء کے زیر سرپرستی چلتے ہیں اور عالمہ اسلامیں کے تعاون سے ان کو معارف حاصل ہوتے ہیں اور ان کے اس امتہ آخرت کے اجر کی خاطر کم تجوہ اور خوش اور راضی رہتے ہیں، حکومت کی سرپرستی و امداد کا نظام خواہ اس بات کے وعده کے ساتھ ہو کر مدرسہ کے معاملات میں مدرسہ کے ذمہ داروں کو آزادی رہے گی، لیکن حکومت جب معارف کاظم کرے گی، تو اس کو کسی دائرہ میں داخل دینے کا حق حاصل ہو گا، اور اگر یہ نہ بھی ہو تو حکومت بدلتے پر کیا بات روک سکتی ہے، مثال کے طور پر مدارس کے صوبائی سطح کے بورڈوں کے معاملات کو دیکھا جاسکتا ہے، ان صوبائی بورڈوں کی طرف سے مدارس کی انتظامیہ کو آزادی بھی دی ہوئی ہے، لیکن حکومت کی مرخصی اور نامرخصی ان کو قوتو قائم جبور بھی کرتی رہتی ہے۔

امداد کی وصولی اور تجوہوں کے حصوں میں دشواریاں بھی ہوتی ہیں اور رشوت کا سہارا بھی چلتا ہے، اس کی بنا پر اس امتہ کو کارکردگی میں چھوٹ بھی حاصل ہو جاتی ہے، پڑھانے والے کو پڑھانے کی کوئی خاص پابندی نہیں رہتی اور طلبہ کو پڑھنے کی فکر نہیں کرنا پڑتی، مقررہ نصاب میں امتحان دے لیما کافی ہو جاتا ہے اور مدرسون کا دیگر نظم و انتظام بھی ڈھیلا رہتا ہے، یہ سب باتیں سامنے آتی رہتی ہیں، ان سب وجہ سے ان کے طلبہ کا حصہ علم ناقص رہتا ہے اور وہ علماء بیدار نہیں ہوتے جن کی ضرورت ہے۔

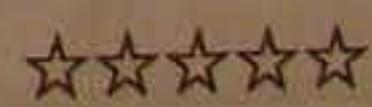
تجوہوں کی وصولی میں بدنی کی وجہ سے وقفہ قاتا اس امتہ اپنے باوقار چہروں کے ساتھ اسلی کے باہر احتجاج اور ہڑتاں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں ان کے احتجاج کرنے کی تصویریں اخبارات میں شائع ہو کر شرمندگی پیدا کرتی ہیں کہ چند ماہ سے تجوہ نہیں ملی، اس کی خاطر یہ مظاہرہ ہو رہا ہے۔

مدارسہ کے نصاب تعلیم میں بھی اور پر کے مشورہ کو قبول کرنا ہوتا ہے، جس سے دینی مقصد تعلیم پر اڑ پڑتا ہے، لیکن گورنمنٹ سے مدد لئے کی شرم میں ان کو یہ قبول کرنا پڑتا ہے۔

یہ تو ان مدارس کی بات ہوئی جو صوبائی مدرسہ بورڈ سے وابستہ ہیں، رہے ہمارے آزاد اور مختار دینی مدارس تو یہ اصلاً مسلمانوں کی دینی درسگاہ ہونے کے

دہنڈے لے خاکوں پر نیارنگ چڑھا دیتے ہیں  
درد اوروں کے، مرد جگا دیتے ہیں  
صح ہوتے ہی چڑاخوں کو بچھا دیتے ہیں  
مل گئے تم تو سہاروں کی ضرورت نہ رہی  
یوں توالفاظ ہیں اظہار مطالب کے لیے  
یہ گواہی تھیں دیتا ہے سحر کے تاروا!  
نازشِ صن ہے یا حسن نوازش، کیا ہے  
کس سے فریاد کرے کس کو پکارے انصاف  
زندگی صرف سکون ہو تو نہ گزرے شاید  
دھوئی عشق سمجھی کو ہے مگر ہم کو نہیں  
تم نے راحت کی مصیبت پر کبھی غور کیا  
لوگ بے بات کا افسانہ بنادیتے ہیں  
چاک کر دیتے ہیں ہم دورہ وحشت میں قبا

دم نہ لو چھاؤں میں کوثر کے سکون کے وقفے  
لوریاں دے کے تمنا کو سلا دیتے ہیں



میں تم سے (اس دعوت و نصیحت اور محنت و سعی پر) کسی معاوضہ و منفعت کا طالب نہیں، میرا معاوضہ و انعام رب العالمین کے ذمہ ہے۔ (ملاحظہ ۷۰ سورہ شعراء، آیات: ۱۰۹، ۱۲۷، ۱۳۵، ۱۶۳، ۱۸۰)

## آزاد دینی مدارس و مکاتب

## ضرورت، افادیت اور نئے چیلنجز

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی ندوی

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ علم و تعلیم کی دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اشاعت و عمومیت کی تحریک اور اس کی سعی و جدوجہد آفریبا ہر ملک میں اور تاریخ کے ہر دور میں، کسی نہ کی درجہ میں خلوص و ایثار، سادگی اور جفا کشی اور عملی نہوںہ و کردار کے ساتھ متصف و مر بو طریق ہے اور اسی میں ناسازگار حالات، سلطنت و معاشرہ کے انقلابات، جابر حکومتوں کی موجودگی، طبعی مرغوبات، معاشی ضروریات، اور ہر زمانہ میں "معیار زندگی" بے رحم فرمائی کے باوجود تعلیم و ثقافت (پھر) کا ہر دور میں کام ہوتا رہا، نوشت و خواند کا دائرہ وسعت اور ترقی اختیار کرتا رہا اور زندگی اور مذہب کی بہت سی حقیقتیں اور صداقتیں ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتی رہیں، اس تاریخی حقیقت کے امتحان و تقدیریق کے لئے کہ تعلیمی خدمت کا ہر ملک اور ہر دور میں کسی نہ کسی درجہ میں خلوص و ایثار اور سادگی اور جفا کشی سے ربط و تعلق اور باہمی رفاقت تاریخوں کے بجائے جو سرکار، دربار، جنگوں، نقلابات سلطنت اور (سیاسی و انتظامی طور پر) سے کسی کے تذکرہ میں بھی ان کے اس بیان اور اطمینان دہانی کو نظر انداز نہیں کیا گی کہ "میں تم سے مر برآ اور دہ اشخاص سے تعلق رکھتی اور انہیں کے گرد کسی دنیاوی منفعت کا امیدوار نہیں" ہر ایک کے آزاد مدارس کے ایثار پیشہ اور تخلص فضلاء کی سی و رندہ بی پیشواؤں کی سوانح حیات اور تذکرے تذکرہ میں اس کا بیان و اعلان تخلص کیا گیا ہے کہ: اور جدد و جهد کا نتیجہ ہے، جس میں مسلم سلطنتوں اور

ساتھ ان کی دینی تربیت گاہوں کی بھی حیثیت رکھتی ہیں، جن کے ذریعہ ملت کے دینی مسائل و معاملات میں مشورہ و رہنمائی کا فرض بھی انجام پاتا ہے، اور اس ملک میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں اسلامی فکر و مزاج کی حفاظت ان ہی مدارس کے ذریعہ ہو رہی ہے، اور یہ ان کے آزاد و مختار ہونے کی بنابر ہے، وہ اگر سرکاری یا نیم سرکاری چھتری کے پیچے لے آئے جائیں گے تو یہ علوم دینیہ کے تحفظ کا سلسلہ حب ضرورت اور حسب مصلحت چلانے کے قابل نہ رہ سکیں گے۔ اس ساتھ ان کی دینی تربیت گاہوں کی بھی حیثیت رکھتی ہیں، جن کے ذریعہ ملت کے دینی مسائل و معاملات میں مشورہ و رہنمائی کا فرض بھی انجام پاتا ہے، اور اس

لے ہمارے بڑے مدارس کے قائم رکھے اور پڑھائیں۔ میں جانا قبول کریں گے، عامۃ اللہین کی چھوٹی چھوٹی امداد پر ہی اکتفاء کریں گے، تխواہوں لی می لو احرتے اے ابری خا ربیعہ  
دستور کی دفعہ ۳۰ کے تحت کسی بھی اقلیت کو اپنے ادارے قائم کرنے، بڑھانے اور اس کے نظم کو قائم رکھنے کا حق ہے، اسی دفعہ کی بنیاد پر ہی یہ مدارس  
آزادانہ کام کر رہے ہیں، ہمارے جو دانشور مدرسہ بورڈ کو پسند کر رہے ہیں، ان کی نظر مدرسین کی تخواہوں کے بڑھنے پر ہے، وہ ان کی طرف سے مدرسین کی  
ہمدردی ضرور ہے لیکن انہوں نے بورڈ کے تحت آنے والے مدارس میں تعلیم اور دینی مقصد کا جو حال بن رہا ہے وہ نہیں دیکھا، نیز دین کے تحفظ اور تقویت کے  
کارہ گدائی کرنے کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا، اور یہ بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے مدرسوں کے طلبہ کی تعداد عصری تعلیم کے اسکولوں کے طلباء کے مقابلہ میں  
چار ۴ فیصد ہے، اور عصری تعلیم کے اسکولوں والے الجوں کی تعداد ۹۵-۹۳ فیصد ہے ان درستگاہوں کو جو دشواریاں ہیں ان کی فکر کرنا زیادہ مقدم تھا، ان کو منظوری حاصل  
ہوئی ضرور ہے لیکن انہوں نے بورڈ کے تحت آنے والے مدارس میں تعلیم اور دینی مقصد کا جو حال بن رہا ہے وہ نہیں دیکھا، نیز دین کے تحفظ اور تقویت کے  
لئے جگہ حکومت سے ہمارا کوئی مطالہ بھی نہیں ہے۔

کچھ بھی ہیں لیکن ترے محبوب کی امت میں ہیں

## آغا حشر کاشمیری

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لیے  
 اے دعا! ہاں عرض کر عرش الہی تھام کے  
 صلح تھی کل جن سے اب وہ برس پکار ہیں  
 ذھوٹھتے ہیں اب مداوا سوزش غم کے لیے  
 رحم کر، اپنے نہ آئکن کرم کو بھول جا  
 خلق کے راندے ہوئے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے  
 خوار ہیں، بدکار ہیں، ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں  
 کچھ بھی ہیں لیکن ترے محبوب کی امت میں ہیں  
 کچھ بھی ہیں لیکن ترے محبوب کی امت میں ہیں  
 آدلو! ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کے لیے  
 اے خدا! اب پھر دے رخ گردش ایام کے  
 وقت اور تقدیر دونوں درپے آزار ہیں  
 کر رہے ہیں زخم دل فریاد مرہم کے لیے  
 ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا  
 آئے ہیں اب تیرے در پر ہاتھ پھیلائے ہوئے

حق پرستوں کی اگر کی تونے ول جوئی نہیں  
طنہ دیں گے بت کے مسلم کا خدا کوئی نہیں

فرمان رواؤں کا تقریباً کچھ حصہ نہیں، تاریخ دھنائی  
کی روشنی میں بلا خوف و تردید کہا جاسکتا ہے کہ وقت  
تک نہ صرف اس بیان کے مسلمانوں کا بلکہ بیشتر  
یاتام جی کے عرب ممالک تک کے مسلمانوں کا دین  
دشربیعت سے ربط و تعلق اور ان کی دینی پابندی اور  
اسلامی ثقافت و تمدن سے نہ صرف واقف  
ہونا، بلکہ اس کا حامل اور پر جوش حاصل ہوتا، انہیں ایجاد  
پیشہ، رہنا کار اور کسی حد تک زائد و متول نسلانے  
دارس اور ناشرین علم دین کا رہن منت ہے۔  
ان مدارس کے اساتذہ و فضلاء میں سے متعدد  
اگر چاہئے فن کے ماہر اور یاگاہ روزگار عالم ہوتے  
تھے، لیکن وہ پورے اعتماد و افتخار کے ساتھ یہ کہنے کے  
لئے تھک کر تھے تو اس دینی تعلیم کے نظام و مرکز پر کوئی گمرا  
ہ میں ہندوستانی مسلمانوں کی جائز شکایتوں  
پر مسلمان اقتدار اور اس کے منافع و مواقع سے محروم  
جب ۱۸۵۷ء میں مغلی سلطنت کا چانغ گل ہوا اور  
حکومت سے اسی بے نیازی، عامۃ اسلامیں  
جهانے را دیگر کوں کر دیک مرد خود آگا ہے  
افراد کے متعلق یہ کہنا صحیح ہو گا کہ۔  
بلکہ سلاطین و حکام سے بھی زیادہ تھا اور جن کے بعض  
اس سے قوم کا علم سلب ہوا جاتا ہے اور علم کے پچھلے  
کاں سے نہ صرف یہ کہ تعلیمی ترقیب نہیں ہوتی بلکہ  
ذکر کر دیجئے اور ہماری فتوحات کی نوعیت ایسی ہے  
”ہم نے ہندوستانیوں کی ذہانت کے چشمے  
کی جس میں حسب ذیل اعتراف موجود ہے:  
ایف دارڈن نے مسئلہ تعلیم پر ایک یادداشت مرتب

کرم تیرا کے بے جوہر نہیں میں  
غلام طغیل و بخیر نہیں میں  
جہاں بینی مری فطرت ہے لیکن  
کسی جشید کا ساغر نہیں میں

اس آزاد دنی تعلیم کا ایک فائدہ یہ تھا کہ  
سلامیں وقت کے غلط اور بعض اوقات خالف اسلام  
اور ماہی دین رجھات، بلکہ اس سے آگے بڑھ کر  
دین کی بخش کنی اور استیصال کی باعزم اور منظم  
کوششوں کا اثر مسلم معاشرہ پر بالکل نہیں پڑ سکا اور  
درباریوں اور خوشابیوں کے ایک مختصر حلقہ میں  
مدد و ہو کر رہ گیا، اس کا ایک روشن ثبوت یہ ہے کہ  
شہنشاہ اکبر کی (جو سلطان ترکی کے بعد اپنے وقت  
میں دنیا کے اسلام کا سب سے طاقت و راد و سعی  
اممیلکت بادشاہ تھا) تحریک وحدت ادیان، تعطیل  
شریعت اسلامی، بلکہ تباہ دین محمدی کی منظم اور منصوبہ  
بند کوشش جس میں اس مدد کے بعض ذکر ترین بلکہ  
جنری (Genius) افراد شریک تھے مسلم  
معاشرہ پر قطعاً کوئی اثر نہیں ڈال سکی اور جیسا کہ بعض

انقلاب انگلیز اٹھنیں پڑا، بلکہ ان میں مدارس کے ذریعے ہوئے بھاہے اور ان وہ برباد رہیں۔

”ان (مسلمانوں کو) شکایت ہے کہ ہم قیام کا ایک نیا جوش و ولولہ پیدا ہو گیا، جونہ صرف مسلمانوں سے نہیں فرانس کو پورا کرنے کے ذرا سکیں، بلکہ (نظم مملکت کو چھوڑ کر) ہر طرح سے چھین لئے اور اس طرح روحانی اعتبار سے ان ایمان کو خطرہ میں ڈال دیا، ہمارا بڑا جرم ان اسلامی سلطنت کی قائم مقامی کر سکیں۔

انگریزی حکومت نے اپنے اقتدار و تسلط اور نزدیک یہ ہے کہ ہم نے مسلمانوں کے نہیں اوقا میں بد دیانتی سے کام لیتے ہوئے، ان کے سب تعلیمی نظام اور سوچ سمجھے منصوبہ کے ذریعہ مسلمانوں کے تعلیمی مراکز کی بقاء و حیات کے بڑے تعلیمی سرمایہ کا غلط استعمال کیا، (ہمارے ہندوستانی مسلمان، مترجمہ ڈاکٹر صادق حسین مطبوعہ اقبال اکیڈمی لاہور ص: ۲۱۹)

سر ولیم ہنتر نے اپنی اس کتاب میں مسلمانوں کے نظام تعلیم و مدارس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔

”انگریزوں کے ہندوستان پر قابض ہے سے پہلے، وہ ملک کی سیاسی بھی نہیں، بلکہ دماغی بھی تسلیم کئے جاتے تھے، اس ہندوستانی مدارس میں جوان سے بخوبی واقف تھا، ان کا نظام اگر چہ اس نظام تعلیم کے مقابلہ میں کم د

ہے جسے ہم نے رائج کیا ہے لیکن پھر بھی

۲۸-۱۸۱۳ء میں آز ہبل مسلمان لفظ میں اور

کو حقارت کی نظر سے دیکھنا غلطی ہے، کیوں کہ وہ اعلیٰ دماغی تعلیم و تربیت کا اہل تھا، اس کی بنیاد میں بالکل ہی ناقص اصولوں پر نہ تھیں، گوان کے پڑھانے کا طریقہ بہت پرانا تھا لیکن یعنی طور پر وہ ہر اس طریقہ سے برتر تھا جو اس وقت ہندوستان میں رائج تھا، مسلمان اس طریقہ تعلیم سے اعلیٰ قابلیت اور دنیاوی برتری حاصل کرتے۔” (ایضاً ص: ۲۵۹)

ڈاکٹر ہنری اس کتاب سے ثابت ہوتا ہے کہ آزاد اور غیر سرکاری تعلیم گاہوں کا ذریعہ آمدی کیا تھا اور وہ کیوں ہر طرح کے ناسازگار حالات کے باوجود نہ صرف زندہ بلکہ مفید اور کارآمد رہے وہ لکھتا ہے:

”ہم نے ان کے (مسلمانوں کے) طریقہ تعلیم کو بھی اس سرمایہ سے محروم کر دیا، جس میں اس کی بقاء کا دارومند رہا، مسلمانان بیگانل کا ہر اعلیٰ خاندان ایسے اسکوں کا خرج بھی برداشت کرتا تھا جس میں خود اس کے اور غریب ہمایوں کے بچے مفت تعلیم حاصل کر سکتے تھے، جوں جوں صوبہ کے مسلمان خاندانوں پر ادبی چھاتا گیا، یہ خاندانی اسکوں کم ہوتے گئے اور ان کے اثرات بھی کم ہوتے گئے زمانہ قدیم سے ہندوستانی شہزادوں کا دستور چلا آتا تھا کہ انہوں نے نوجوانوں کی تعلیم اور خدا کی رضا جوئی کے لئے زمین کے قطعات وقف کردے۔“ (ایضاً ص: ۲۶۷)

چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ ہندوستان کی جنگ آزادی میں سب سے پہلا اور سب سے بڑا حصہ اسی قدیم مسلمان جیب الرحمن لدھیانوئی کا ہام لیتا کافی حکومت برطانیہ کی اس منظم و مسلح معنوی دشمنی (Genocide) نظام تعلیم کے ساختہ پر داخلہ فضلاء اور علمائے دین کا ہے، ان میں شیخ الہند مولانا محمود حسن، مولانا سید اوقاف کی ضبطی، سرکاری ملازمتوں کے لئے فضلاء تھا، آزاد مسلم مفکرین و قائدین میں سر فہرست علماء حسین احمد مدینی، مولانا عزیز گل، مولانا حکیم نصرت مدارکی ناامیلی کے قانون اور اس سب سے بڑھ کر دین ہی تھے، جو سیاسی اور قومی تحریکات میں حصہ لیتے ہیں اور مولوی سید وحید احمد کوئی ۱۹۴۷ء میں مار کر دینی تعلیم کے متوازی پر ائمہ اور ہائی اسکوں کی سطح سے لے کر کا الجوں اور یونیورسٹیوں کو مسلمانوں کے لئے (بعض جدید تعلیم یافتہ قائدین اگریزوں سے نفرت اور حکومت انگریزی کی کوشش اور ترغیب کے پہلو کے موجود ہونے کے نے برطانوی حکومت کی مخالفت اور اس کے خلاف برداشت کرنے کی جس صلاحیت اور صفات کے کی طرح) ”شجرہ منوعہ“ نہیں سمجھتے تھے، انہیں علماء مخالفت میں ہر طرح کی سختیاں اور صفات کے

## اسلام کا معتدل تصور حیات

مولانا سید محمد واضح رشید حسینی مددوی

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہوتی ہے، وہی معاشرہ مثالی معاشرہ، صاف معاشرہ اور متاز معاشرہ کہلاتے کا مستحق ہے، اس متاز معاشرہ کا ہر فرد بے عزت اور پر امن زندگی لگادا رہتا ہے، یہ جامع بحریوت اور حکم معاشرہ صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ پوری انسانیت اس جیسے معاشرہ کی حاجت ہے کیونکہ اس معاشرہ کی بنیاد تہذیب حکم اور منضبط ہے،

یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر مسلم معاشرہ اسلامی [انعام: ۱۵۱] (اور جس جان کو اللہ نے محفوظ کر رکھا ہے اسے قتل مت کرو بجزق شرعی کے) گوشہ میں اسلام کی مفصل تعلیمات بالکل عیاں اور کہلاتے کا مستحق صرف وہی معاشرہ ہے جسے افراد ہمُنْ قَتْلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ میاں ہیں، اسلام کی یہ سبھی تعلیمات مسلم و غیر مسلم عقیدہ اور عبادت سے لیکر گفتار و کردار اور سلوک فَكَانَتَا قَتْلَ النَّاسَ حَمِيعًا [ماقدہ: ۳۲] (جو کے مابین سلوک کی حدیں قائم کرتی ہیں، انسان کو معاملات تک میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں، کوئی کسی کو کسی جان کے عوض کے یا زمین پر قصاد کے عالی ذوق کا حامل بناتی ہیں، سوچنے اور غور و غذر کا غرض کے بغیر نارڈا لے تو گویا اس نے سارے صاف و شفاف ملک پیدا کرتی ہیں جو عبادت اور اسکی تہذیب میں، ثقافت میں، اخلاق و سلوک میں، آدمیوں کو مارڈا (اللہ کے رسول ﷺ کا انسانوں نہ ہی امور تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ کھانے، پینے معاملات میں اسلام کی چھاپ جھلکتی ہو، پورا قرآن کے ساتھ حسن سلوک تو کجا، بلکہ رحمۃ الحالمین ﷺ کے آداب سکھاتا ہے، معاملات، تحریرات، اور انسانی مجید زریں اور واضح معاشرتی اصول و ضوابط سے بھرا جاتوں کے ساتھ پیار بھرا معاملہ کیا کرتے تھے، زندگی کے تمام میدانوں میں مکمل رہنمائی کرتا ہے۔

پڑا ہے، حدیث شریف اور سیرت نبوی میں اخلاقی اور اسکے کرنے والے کو اجر و قوبہ کی بشارت اور نہ معاشرتی قدروں کی تفصیلی تعلیمات و بدایات موجود کرتے والے کو اللہ عزوجلی کی پذیرے ڈالیا ہے۔

ظفافت، تکب کی کشادگی، شعور کی بلندی اور انجام و یا گفت میں بلکہ صحابہ، تابعین اور صلحاء امت کی جدید تہذیب نے معاشرہ کو جس بھی ایک تجھیں میں بلکہ عزت کی تہذیب کی ترجیح ہے، اس معاشرہ میں کسی کی زندگیاں بھی حقیقی اسلامی معاشرہ کی ترجیح ہے۔

روگ میں بھلا کر دیا ہے، وہ یہ ہے کہ معاشرہ کا ہر فرد ہمگی انسان کے ذلتی فوائد کا بھوکا اور خصی مصالح ہی کا جو یا اور محتلاشی توہہ اس بات کا زیادہ تقدیر ہے کہ اس کے ساتھ حسن لمحج جس کے اندر عقیدہ کو توحید کے بعد فوراً والدین ہے حالانکہ پچ، پکے، اسلامی معاشرہ کی جو اساس سلوک کیا جائے، ملک اور خود رکن حکم کا معاملہ کیا جائے کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے (وفضی ریٹ) ہے وہ قائم ہے صدق کوئی پر، امانت داری پر، عفت کیونکہ تمام حقوق اسلام کی نگاہ میں اللہ کا نہیں ہے،

الْأَتَعْبُدُ لِإِلَهٖ إِلَيْهِ وَبِالَّذِي لَذِينَ أَحْسَانُوا وَ پاکدا منی پر، عدل و انصاف پر، عفو و درگذر پر، امر (تیرے پر درگار نے حکم دے رکھا ہے کہ بھر اس بالمعروف و نبی عن المکر یا کم از کم برائی کو برائی کے رنگ و سلسلہ ذات پات اور جادو منصب کی بنیاد پر کسی کو کسی پر فضیلت نہیں دی جائے گی۔

ایک رب کے اور کسی کی پرستش نہ کرنا اور مال بآپ اچھائی کو اچھا سمجھنے پر، اسراف سے دور رہنے پر، اس عقیدہ اسلامی کے مانے والے کی سب کے ساتھ حسن سلوک رکھنا) [بنی اسرائیل: ۲۳] آج مظلوم کی نصرت پر، ایثار و قربانی کے جذبہ پر اور سب کا مسلمان بذات خود اپنا محسوسہ کرے کہ وہ کتنا ان سے بڑی چیز اللہ کے زد یک اپنی احساس ذمہ داری حقوق کا ادا کرنے والا ہے؟ اسی طرح ناقص قتل نفس پر، بھی وہ بنیادی اصول ہیں جن کے بغیر اسلامی داری پر درجات م موجود ہوتا ہے، بخط و جل کی صلاحیت معاشرہ کی تکمیل مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

(وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَمَ اللَّهُ إِلَيْهِ الْحَقْرَ)

چھی بات یہ ہے کہ جس معاشرہ کی تکمیل سے اپنے کو بالکل الگ رکھتا ہے "دع ملدویت الی

کا قانون، بیان و مکاتب کے لئے قائم و جواز کے شخص کی بھا حکومت کی ان پابندیوں سے آزاد رہ طرح جماعت علماء نے دیا، اس سے یہ تجھے اخذ کرنا ہر طرح رہنے اور ان قوانین سے سچھی ہونے میں مضر کے لئے لائنس لینے کی پابندی جو حکومت کے سے حق بھا کر دینی تعلیم اور آزاد مدارس میں ہے، جو ملک کی مادی ضرورتوں کی تکمیل اور عام نظم دوسرے شعبوں جن کا انتظام و نقشہ ترقیاتی اور بلندی اور بلندی اور تہذیب کی زیادہ صلاحیت ہے اور ملک دو قوم میں، حقیقت یہ ہے کہ اگر ذمہ دارانی حکومت صحیح معنی و مکاتب کے لئے جن کا شعار اور طاقت و خصوصیت کو شکری مصائب و خطرات کے موقع پر بھی زیادتی میں حقیقت پسند اور محبت وطن ہوں تو ان کو ہر ایسی جماعت (جو مادی ترقیات، معائشی آسودگی اور عزت و اقتدار کے حوصلے سے زیادہ آسانی کے ساتھ صرف کو شکری اور ہر ایسے ادارہ کو نہ صرف باقی رہنے کی اجازت دیتی چاہئے بلکہ اس کی جدت افزائی اور نظر کر سکتی ہے) زیادہ کام آنے والی ہے۔

قدرتی اور ایسا کام کی جو علم و خواہندگی اور اس کے ساتھ مدنی اس حقیقت کا انتہا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ علم و تحقیق کی آبرو، ذوق شفاف و تہذیب کی اشاعت و ترقی اور ان کی توسعہ ملک کے دستور نے ہر اقلیت اور ہر اکائی کو اس کی میں مدد دے کہ وہ اپنی پسند کے مدارس قائم کرے آبادی کے ملک میں اگر کوئی شخص درخت کے پیچے ایک ایسی عربی و دینی مدارس سے قائم ہے، ان میں پیغمبر کر جسم و جان کا رشتہ قائم رکھنے والی خوارک اور سے ایک ایسی نے اپنی کام کیا ہے، اس سے ملک میں مصنفوں کے تصنیف کا رہنمای خود فراموشی اور محنت پیدا ہوئی اور صوابید کے مطابق ان کو چلائے۔ ہم اور اپنی پسند اور صوابید کے مطابق ان کو چلائے۔ ہم خالص حب الوطنی اور ہندوستان کے لئے اس کو سلسلہ میں ان مصنفوں کے تصنیف کا رہنمای خود فراموشی کیا جاتا ہے، اس کے لئے اس کو بقدر ستر پیش پوش اس پر قیامت کرتے ہوئے تعلیم باعث فخر بھجنے کی بنا پر بھی یہ کہتے ہیں کہ تعلیم و تربیت موجب طوالت و مطالب طبع کا باعث ہو۔ (لطاحتہ ہو۔ و تربیت کا کام کرے تو ہر محبت وطن انسان اور علم کے اور شفاف و تہذیب کے پھیلانے میں ایثار و قربانی "ہندوستانی مسلمان" کا ایک باب "عملیہ ہند کے اس روایت کو جو ہندوستان کی قدیم تاریخ کا بھی علی کارہائے "ص: ۵۰-۳۵) (۵۰-۳۵)

ان آزاد دینی مدارس و مکاتب کا یہ احسان اور سرکاری و مدارس سے زیادہ تعلیم گاہوں کے طریقہ اتیاز رہا ہے، باقی رہنا چاہئے۔

کارنا سمجھ کر اس دوسری ایک تجھیں میں بڑی محنت کے اساتذہ کی فرمادی کے باوجود قیام اور ان کے لئے اساتذہ کی فرمادی کے باوجود اردو انسان کے ذریعی نسل کی طرف منتقل ہوئی اس ملک کی آزادی کے بڑے حصہ کو خواہندگی و تعلیم یا نہیں اور دنوں سے خواہندگی اور تقدیم دینی ہے اور اس سلسلہ میں ایک ایسا کام کی ترجیح کرنا چاہئے جو ایک اخلاق و فرشتہ کے مطابق اور سرکاری اہمداد قبول کر لینے کے بعد یہ اندیشہ ہے (جو واقعہ بن کر ہوا رہا کردار شہری پیدا ہوں)۔

اسی بنا پر ہم حکومت کے ان قوانین و ضوابط سامنے آگیا ہے، کہ ان مدارس کا عوام سے رابطہ بھی جدید تعلیم گاہوں میں تعلیم پانے والا (اسکولوں سے کے خلاف احتجاج کرنے پر مجرور ہیں جو آزادی کی ثوٹ جائے اور وہ مقصد بھی حاصل نہ ہو جس کے لئے سرکاری اہمادا اور ایسا قول کی گئی ہے۔ پہنچ کے ایک مدارس و مکاتب کے قیام اور ان کے آزادی سے تعلیمی خدمت اور علم و ثقافت کی اشاعت اور جلسہ میں شرکت کے موقع پر جو امارت شرعیہ بھار کے بھی ہرمون ہوتے جا رہے ہیں اور اپنے والدین اور مسلمانوں کو اپنے دین سے اس درجہ و اقتاف کرنے قائم کردہ مولانا ابوالاحسان محمد جادو کی بادگاری میں اپنال برپہنچوں سے بندی یا انگریزی میں خط و نکبات کے کام میں خلل ادا کریں یا تو قائم نہ ہو سکیں، یا اگر کے چیز فشر بھی شریک تھے، ایک عربی مدرسہ کے گزشتہ میان اور معدود نہ ہے اور نہ سکیں تھے، ذمہ داری پر تقریب میں کہا کہ چھ میں سے ہم کو سرکاری ہو گیا ہے کہ کسی ملک میں دین سے وابستگی اور ملک و معاشرہ کی تکمیل سے اپنے کو بالکل الگ رکھتا ہے "دع ملدویت الی

متعین ہیں۔ کی پرواہ نہیں ہوتی، ہر ایک سے اس کا ذاتی فائدہ ہے، یعنی احساس ذمہ داری کا فقدان، جیک انسان کے اندر یہ شعور اور یہ تصور نہ بیدار ہو جائے کہ اس مفصل تعلیمات کا خلاصہ، مومنین عقیدہ توحید کے دوستہ رہتا ہے جب کسی معاشرہ کی یہ حالت ہو جائے تو صرف انسان کی کرامت و شرافت پر کے اوپر ایک ایسی ذات ہے جس کو بل بل کی خبر معاملہ میں بالکل فولاد ہیں، لیکن جب اسکے اخلاق و معاملات پر نظر ڈالی جائے تو ریشم کی طرح نرم ہوتے ہیں، ایک صحیح العقیدہ مومن کی شان ہی یہی ہے کہ وہ عقیدہ توحید میں فولاد کی طرح سخت اور معاملات و اخلاق میں ریشم کی طرح نرم ہو، اس لئے کہ مومن کا

عقیدہ ہی اسے اللہ کے احکامات بجا لانے کی دعوت زوروں نے ان پر ظلم و جور کو روا رکھا ہے، اور اس کو دیتا ہے، اور گناہوں کے ارتکاب سے باز رکھتا ہے،  
غلائی کا طوق پہنانے کی کوشش کرو ہے ہیں، کس اخلاقی انحراف درآیا ہے اس کا سب غیر اسلامی جب کی معاشرہ میں فولاد کی سختی اور ریشم کی سی نرمی طریقہ سے ایک انسان دوسرے انسان کی تکلیفوں، تربیت ہے، اور اس کے جو خارجی محرکات و اسباب مصیبتوں اور رسائیوں کا تمثیلی بننا ہوا ہے، اور کسی ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، اسلام اس سے کے اندر انسانی شعور بیدار نہیں ہوتا، عالی زندگی کا بالکل بری ہے۔  
جب معاشرہ میں اجتماعی اور شخصی حقوق کے مابین

توازن قائم ہو جائے تو سہ معاشرہ ممتاز معاشرہ بن آج آزادی (Liberalism) اور شیرازہ منتشر ہے، حتیٰ کہ پورا کا پورا معاشرہ ثوٹ کر بکھر چکا ہے۔

اس کے برعکس جب ہم اس معاشرہ پر نظر ڈالتے ہیں جس کی تشكیل تہذیب حاضر کی روشنی میں ہوئی ہے تو انتہا پسندی کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا، وہ دوسرے پڑوی کا جینا محال کئے ہوئے ہے، ارباب قوت و طاقت نے کمزوروں کو ستار کھا ہے، کمزوروں کے حقوق چھین رکھے ہیں، معاشرہ کے ہر فرد پر مشک اس کی عمارت ہی غلط بنیادوں پر قائم ہے، اس کی صلاحیت ختم ہو جائے۔ اسکے تناقضات کا مجموعہ سے، سوائے خود غرضی اور وارتان کا عالم طاری رہتا ہے، انسان کا انسان سے

لذت نفس کے اس کا کوئی مرکزی عصر اور محور نہیں۔ اعتماد اٹھ چکا ہے۔ قتل و غارت گری عام سی بات مجلہ "الرابطہ" (مکہ مکرمہ) کی ایک رپورٹ

ذرائع ابلاغ کے ذریعہ جس معاشرہ کو پیش کیا جا رہا ہے وہ یہی معاشرہ ہے جس نے اخلاقی اور انسانی قدروں کو پامال کر رکھا ہے، بالفاظ دیگر تہذیب حاضر معاشرہ کی تخلیل کی قاتل ہی نہیں ہے، روشنی میں آگے قدم بڑھائے جا سکیں، بس ہر فرد اب زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکا، اس نے اس میں بلکہ اس کے نزدیک سماج چند افراد کے مجموعہ کا نام تاریکیوں میں تاک تو یاں مار رہا ہے، نہ اس کی کوئی تبدیلی کی ضرورت ہے، ان مطہرین کا کہنا ہے کہ:-

ہے۔ میں انسانوں میں انانیت و محنت لے ساتھ میں اور نہ من سرپرے موس، اور دوسرے ہیں۔ میں اور پاہنچی عائد کرتا ہے۔  
 چچے رہتے ہوں، ہر شخص اپنے ذاتی نفع کے پچھے تصور ہی نہیں، اگر ہے بھی تو بس وقتی بندشوں سے  
 بھاگ رہا ہوتا ہے، بس اسے اپنا الٰہ سیدھا کرنے کی چھکارا حاصل کرنے کا سامان ہے، اس کی بنیادی  
 فکر رہتی ہے، اسے اپنی ناک کے آسم کسی کی ذلت وجہ یہ ہے کہ ہر فرد بشر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبُّنَا صُرُفٌ عَنْ عَذَابِ جَهَنَّمِ إِنَّمَا عَذَابُهَا أَكَانَ غَرَامًا مَّا إِنَّمَا عَذَابُهَا كَيْفَ يَقُولُونَ وَمُقَامًا مَّا وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَجْنُبُوا وَكَانَ ثُمَّ ذَلِكَ قَوْمًا مَّا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتَلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يُنْزَفُونَ، وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَتَامًا مَّا (الفرقان: ۲۳-۲۸) (اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کے آگے سجدہ کر کے اور (محض وادب سے) کھڑے رہ کر راتیدھ کی عزت سے کھلینے کو منع فرمایا اور اس سلسلہ میں بڑی سخت کارروائیوں اور محکم و مفبوض تذکیر کا سہارا لیا دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھیو کہ اس کا عذاب اپنے طبق کے فروغ کے ذرائع بتائے، بے حیائیوں اور نجاش کاریوں سے بچنے کے راستے بتائے، لوگوں بسر کرتے ہیں اور وہ جو دعا مانگتے ہیں کافی پروردگار بڑی تکلیف کی چیز ہے اور دوزخ نہیں اور رہنے سا کہ معاشرہ افتراق و انتشار کا شکار ہے، وہ بلکہ پورا معاشرہ طاقتور اور متعدد ہو کر زندگی گزارے۔

بہت بُری جگہ ہے اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اڑاتے ہیں اور نہ وہ سنگی کرتے ہیں بلکہ اعتدال ہوتی، اس لئے کہ وہ صرف ایک اللہ کے آگے اپنی پیشانی خم کرتا ہے اور اسی کے سامنے اپنی عبدیت کا اظہار کرتا ہے، بزوی اور پست ہمتی اس کو چھو کر بھی نہیں جاتی، اس لئے کہ موت کا خوف اس کو لا جن نہیں ہوتا۔ اسی طرح نہ وہ کمزور ہوتا ہے اور نہ ہی اسے رسولی کا سامنا کرتا پڑتا ہے، اس لئے کہ دنیا کی ساتھ کرنے کے متعلق مثالی اصول و مبادی ساتھ کسی اور معبد کو نہیں پکارتے اور جس جان متعین کئے، تاکہ مختلف طبقوں کے مابین کسی طرح کامارڈالنا خدا نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کر کی کوئی کھلکش جنم نہ لے، لہذا اسلامی معاشرہ میں غیر مسلموں کے ساتھ بھی الفت و محبت، رواداری و رمک جائز طریقہ پر (یعنی حکم شریعت کے مطابق اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا سخت محبت اس کے دل میں نہیں ہوتی، لہذا مادی چک دک اس کو دھوکہ میں نہیں ڈال سکتی اور نہ ہی حادث گستاخی کی جائے، کسی مذہب کے ماننے والوں کے میں بتلا ہوگا)۔

الْأَرْضِ هُنَا وَإِذَا حَاطَبُهُمُ الْحَاهِلُونَ قَالُوا  
يُونَى آزَادُنِيسْ چھوڑ دیا جاتا بلکہ اس شر اور اس  
سلان کو تو زبان درازی، دست درازی سے سَلَامًا وَاللَّذِينَ يَتَّقُونَ لِرَبِّهِمْ مُسْجَدًا وَقِيَاماً،  
کے سد باب کے لئے اسلامی عدالت میں سزا

کعبیہ زمیوں کی پرداخت کرتی تھیں، ان کے

لئے مسجدیں شاخانہ قائم کیا گی تھا، امام سعید بھی جنگ  
احمدیں زمیوں کی مردم پی کرتی تھیں، سپاہیوں کو  
پانی پلانے کی خدمت بھی ان کے پرداختی۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں رومیوں کے

ساتھ مقامِ ریسک پر نہایت سخت بیت تاک جنگ

ہوئی، مسلمانوں کی تعداد سے روی چوگنا زیادہ

تھے، ملہ میں مسلمانوں نے بچھے بھانا شروع کیا، اور

آگے بڑھیں اور اسی سے مار مار کر اس یہودی کا کام

پشت پشتے ہو توتوں کے خدمتکار پوچھ گئے، ہورتوں

لیا، میدانِ جنگ میں جو تمیاں کارنائے انجام

تمام کر دیا، جنگ احمد میں پہلے مسلمانوں کی نکتت

نے اپنے ہاتھوں میں خمیر کی پانی بلیاں لے

کے آثار غمودار ہوئے، کچھ بھاگ بھی گئے، جوش کے

لیں، اور ایک طرف رومیوں پر حمل کیا، اور دوسری

دروش سے نبرد آزمائی کی، تاریخ کے صفحاتِ اس

عالم میں یورپیں مدینہ سے میدانِ جنگ کو چل کھڑی

پکار کر کہتی تھیں کہ اگر تم نے پامردی سے کام نہ لیا تو

پکار کر جاہین کی صاف میں کھس کھس، لوگوں کو سمجھے

لے کر جاہین کی صاف میں کھس کھس، اس جو اختر وی کا نسبتیجھے ہوا کہ

مسلمان اپنی جنگ پر جنم گئے، اور اس طرح ہے کہ

دیا جاسکتا ہے، ان کے نیزے ہمیشہ بلند رہے

اسی لڑائی میں اسن قریبی نامی ایک شخصِ لکھاڑا

رومیوں کا خاتمہ کر کے اٹھے، دو درانِ جنگ اسماں

ہوا لکھا کہ محمد ﷺ کہاں ہیں؟ اگر آج میں نے ان کا

اصاریہ نے ایک معویٰ لکھی کے فوکافروں کو قتل

کیا، اسماں بنت اپنی بکر کا یہ حال تھا کہ اپنے شوہر

حضرت زبیرؓ کے گھوڑے کی پاؤ سے باگ ملے

منہ مصعب بن عیسیٰ اور بہت سے صحابہ حضورینہ

اعانت کرتی رہیں، زمیوں کی ساخت پرداخت،

رومیوں کی گھمہ اشت، سپاہیوں کا کھانا پکانا، پانی

کے سینہ پر ہو گئے، اس جماعت میں ام عمارہ نامی

ایک عورت بھی شامل تھیں، یہ خاتون ابھا وجہ کی

خوازاد و اون مطہرات انجام دیتی تھیں، یومِ احمد میں

بہادر اور دلیر تھیں، میں حالتِ جنگ میں اپنی پیٹھ پر

مشک لادے لادے پھری تھیں، اور پیاسوں کو

سرن سے جدا نظر آتا۔

امویین کے بعد خلافت میں چاچ نے عبداللہ

سیراب کرتی تھیں، اس لڑائی میں ان کے بارہ زخم

لگے تھے، اس کے بعد بعد خلافتِ صدیقی میں جب

بن زبیر کا محاصرہ کر لیا تو یہ اپنی والدہ (حضرت

بنت) تھیں تھے، مدینہ متورہ میں یہودی آباد تھے، اتفاقاً

میں کذاب کے ساتھ جنگ ہوئی، اس میں بھی ام

عمارہ نے شجاعت کے خوب جوہ رکھائے، حتیٰ کہ ان

ایک یہودی تفییش حالات کی غرض سے وہاں

اکی، حضرت صفیہؓ نے حضرت حسان بن ثابتؓ کا

کا ایک ہاتھ اسی جنگ میں کٹ گیا، علاوہ اس کے

سے اس کے دور کرنے کے لئے کہا مگر انہوں نے

کیا رہ زخم بدن کے اور حضور میں لگے تھے۔

"اے میرے عزیز فرزند! اپنے مصالح کو تم

مولا ناعبد الرحمن نگر ای ندویؓ

روی کا نام ہے، اسلام کی تعلیماتِ عین فطرت کے

ہوگا تو خام خیال ہے، بلکہ یہ زندگی معاشرہ کے لئے

مطابق ہیں، ساتھ ہی ساتھ کہل اور آسان بھی، اسلام

(۳) امر بالمعروف اور نبی عن المکر کو ختم نہ سور ہے، یہ معاشرہ کو پھاڑ کر کہے گی، یہ زندگی کی

بھی تاجیس سے انسانیت کے لئے باعث تھیں ہے۔

کردیا جائے۔

(۴) چہار کو ختم کر دیا جائے۔

(۵) اسلام کو صرف عبادات کے دائرہ میں

اور اخبارات و رسائل کے شکار مغربی تہذیب

جاری ہے۔ احسانِ کتری کا شکار مغربی تہذیب

محصور کر دیا جائے، اس شرط کے ساتھ کہ عبادت

کے پروردہ بیرون ایام کو ان مسائل کے حل کے طور پر

وائسراؤؓ (دین آسان ہے، کوئی بھی اپنے آپ کو

تم کی برائی، فاشی بدکاری اور تم بھی کی محلی اجازت

پیش کر رہے ہیں جن سے مسلمان دوچار

مشقت میں نہ ڈالے، کیونکہ دین پر کوئی غالب نہیں

ہے، مغرب زدہ افراد کی سوچ و فکر صرف نہیں کہ غلط

دے، اس پر کوئی اعتراض نہ ہو۔

(۶) مسلم حقوق میں خشیات کی تجارت،

کیجاہی و بر بادی ہے، اور یہ کہ اس کی خصوصیات و

شرابِ بوشی، فسق و فحور، بلواط، سود و خوری اور رشتہ

مسlamوں کی زندگی میں جیکے تو ایسا حل تو ازان و تاب قائم

کی عام اجازت دی جائے۔

(۷) قوم پاپا یا لیڈر فتح کرنے کی آزادی ہو، اور

تمام میدانوں میں آزادی اور بے راہ روی بلکہ

علماء اسلام نے اپنے کے احباب کے جو اصول و شرائیکا

وجود میں آئے گا جب اسلام کا صحیح اور معقول تصور

ظرفیتیں کیے ہیں ان میں ظہرانی کی جائے۔

موجودہ زندگی جس میں بے راہ روی، اخلاقی

بکار، بے اصولی عالم ہو چکی ہے، جانوروں کی زندگی

اور باتیات پر تشدد اختیار کرنا ہے۔

جائز کہ اس زندگی سے ایک مثالی معاشرہ وجود پذیر

اس کے برکت اسلام سراپا اعتماد اور میان

(ترجمانی: حسیب اللہ فتح پوری)

کے لئے ضروری ہے، حقائق اور زندگی کی طبعی و فطری بلکہ

یہ بہار کا حال ہے جہاں اکثر مدارس عربیہ پر کاری

شریعی ضروریات سے چشم پوشی نہیں کر سکتا، مدارس و مکاتب

کے اساتذہ و مظہرین کے لئے بقدر ضرورت دیا عزت

چنانچہ کوکل ہونے سے بھاتا رہے اور بچاتا رہے گا۔

کے ایک دنیا درس کے صدر درس یا پہنچم صاحب نے

ساف لکھا کر پانچ بیس سے ہم کو سرکاری المادوں کی اور

داروں کو اس پر ہر دو اونچا کرنا اور اس تقاضہ کو اپنے وسائل

ہمارے پیچے قاذ کر رہے ہیں، ایسی حالت میں بڑے

لکھن اس کے ساتھ ساتھ اسماں کے لئے بھی خوشیں

اور حکومت کے تھانیں اس کے لئے بھی خوشیں

اوہ حکومت کے اسماں کے لئے بھی خوشیں

اوہ حکومت کے اس

چاہئے کہ

فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شتم  
قرب قیامت کے فتوں کے سیاق میں  
بخاری وسلم میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کے  
متحدوں والوں کے جواب پر مشتمل ایک طویل حدیث  
ہے کہ "ہاں ایسے لوگ بیدا ہوں گے جو دوزخ کے  
دروازوں پر کھڑے ہو کر گلوکو کو (اپنی طرف)  
بلائیں گے، جو شخص ان کے بادے کو قول کر کے  
دوزخ کی طرف جانا چاہے گا وہ اس کو دوزخ میں  
ڈھکل دیں گے۔"

راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ان کے  
بارے میں وضاحت فرمائی (کہ وہ کون لوگ  
ہوں گے آیا مسلمان ہوں گے یا غیر مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ ہمارے  
پڑے رہو، اور مجھ سے بات مت کرو، میرے  
بندوں میں ایک گروہ تھا جو دعا کیا کرتا تھا کہ اے  
ہمارے پروردگار! اہم ایمان لائے تو تو ہم کو بخش  
دے اور ہم پر حرج کر، اور تو سب سے بہتر حرج کرنے  
والا ہے، تو تم ان سے مستخر کرتے رہے یہاں تک کہ  
ان کے پیچے میری یاد بھی بھول گئے اور تم (ہمیشہ)  
وہ بھائی سے خالی ہوں گے)"

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فتوں

کی سی صحیح، مؤثر و عبرتاک تصویر ہے! آج  
کتنے ہی مکروہ کافر ہی تھیں، نام کے مسلمان بھی اپنی  
چارے سیدھے سادے، دیندار مسلمانوں سے برابر  
کرتے رہتے ہیں۔ (تقریر ماجدی)

بیت نبوی سے پہلے روم و ایران کے تمدن کا

کیا حال تھا، فرعون، ہامان، قارون، شداد اور سرود کی  
زندگیوں اور عیش و حسم کا کیا معیار تھا، لیکن انسانیت  
کی بیک اور سرک رعنی تھی، خوشی و شادی کے  
موائع پر زندہ اس توں کو جلا کر چاہا کیا جاتا تھا،

## عبرتاک تصویر

مکالمہ مددوی

"قَالَ أَخْسَأُوهُمَا وَلَا تَكُلُّمُونِي، إِنَّهُ كَانَ  
فَرِيقٌ مِنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبِّنَا أَمْنًا فَأَغْفِرْلَنَا  
وَأَرْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ  
بِخَرِّيَا خَنْيَ أَنْسُوكُمْ ذَكْرِي وَكُنْتُمْ مِنْهُمْ  
نَضْحَكُونَ". (مومنون: ۱۰۸)

ساتے نہیں وہ تو ارض وہا میں  
مرے دل میں کیسے سائے ہوئے ہیں  
جس بندہ مومن کا یہ مقام ہو وہ غیروں کے  
(خدا) فرمائے گا اسی میں ذلت کے ساتھ  
پیچھے دوڑے خدا کی پناہ، بندہ مومن سے گناہ بھی

سرزد ہوتے ہیں وہ بھول چوک میں ایسے کام بھی  
کر گزتا ہے جو ماک کو پسند نہیں لیکن جیسے ہی وہ  
چوکتا ہے تو بہ و معافی کا طلبگار ہوتا ہے، پھر دھل  
وابستہ رہے اور اس سے قبل دارالعلوم ندوہ  
العلماء میں بھی خدمت انجام دی، وصیت کے  
مطابق تکمیل کالاں رائے بریلی میں مدفن ہوئی  
اور نماز جنازہ مولانا سید بالاعبد الراجحی حسی مددوی  
کے سب سے میں ضرورت کے وقت شریک جنگ سے اشتعار  
ہو جائی تھیں بلکہ وہ تلوں حرب کی باقاعدہ مثل کرنی  
تھیں، وہ جگوں میں ایک پاکمال شمشیرزن اور  
قد رہا از کی حیثیت سے شریک ہوتی تھیں، ان کے  
بھر جال موتوں کی جگلی خدمات حاصل کیا۔

کیسی صحیح، مؤثر و عبرتاک تصویر ہے! آج  
کتنے ہی مکروہ کافر ہی تھیں، نام کے مسلمان بھی اپنی  
اور تو پردہ استغفار کے بڑے فشائل میں اس کی تفصیل  
کا یہ موقع نہیں۔

اس وقت تو ہمیں یہ عرض کرنا ہے کہ موجودہ  
چارے سیدھے سادے، دیندار مسلمانوں سے برابر  
کرتے رہتے ہیں۔ (تقریر ماجدی)

ابن ماجہ کی روایت ہے کہ مومن کا مرتبہ اللہ کی  
نظر میں کعبۃ اللہ سے بھی بڑھ کر ہے یہی وجہ ہے کہ  
چھوڑنا ہو گا۔

ایسے روگی اور جاہدہ والی کے دیوانے نام کے  
مسلمانوں کو نہ کوہرہ آئیت غور و دھیان سے پڑھ لیتا  
ارضی ولا سمائی ولکن یہ سعی قلب مومن۔"

چاہئے اور پھر اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنا

## دعا و مغفرت

☆ مزادآباد کے دینی تعلیمی دلی کاموں میں  
تعاون کرنے والے مختلف تاجر الحاج محمد انور شیخ  
صاحب کے داماد جناب محمد اکرم باری طویل  
ملاٹ کے بعد چالیس سال کی عمر میں انتقال  
کر گئے، وہ دینی مزارج کے حامل تھے اور بڑے  
صبر وہت سے انہوں نے ملاٹ کے ایام  
گزارے ان کے والد حاجی اکرم باری  
حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسی مددوی سے بڑا  
محبہ و ملکانہ تعلق رکھتے تھے اور مزادآباد دینی  
تعلیمی کوٹل کے ذمہ داروں میں تھے۔ قارئین  
سے محروم کے لیے دعا و مغفرت کی  
کو میدان جنگ سے اٹھا کر مدینہ منورہ پہنچاتی  
ہی ہے کہ دیوانیں یہیں ہیں، مجھے تلاوہ کرتم دیا جائیں  
پرموک میں انہوں نے بڑی بھادری دکھائی، تجھ بت  
کب تک زندگو ہو گے، جب یہیں ہے کہ موت کی  
معوذ خود چاہ کر کش، سپاہیوں کو پانی پلاتیں اور شہداء  
کو میدان جنگ سے اٹھا کر مدینہ منورہ پہنچاتی  
ہیں شریفوں کی ہیں ہیں، محجہ تلاوہ کرتم دیا جائیں  
پرموک میں انہوں نے بڑی بھادری دکھائی، تجھ بت  
عورتیں شریک ہوئیں، خساد بہت عمر و حرب کی  
زندگی کے پار ہوتی ہیں۔

☆ جناب ظہیر احمد النصاری صاحب رائے بریلی  
میں ڈباؤ ہے ہر قفرہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سچ اور  
بھیجا رہن دون فوج کا ایک دست ہے کہ ان کے نیزول کی  
غزہ وہ بدر میں ایسہ غفاریہ کی حریک سے بہت سی  
عورتیں شریک ہوئیں، خساد بہت عمر و حرب کی  
مشہور شاعرہ گذری ہیں، حضور تبلیغیان کے اشعار  
یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عورتیں صرف نہیں جو شہزادیوں کے اشعار  
کے سب سے میں ضرورت کے وقت شریک جنگ  
ہو جائی تھیں بلکہ وہ تلوں حرب کی باقاعدہ مثل کرنی  
تھیں، وہ جگوں میں ایک پاکمال شمشیرزن اور  
قد رہا از کی حیثیت سے شریک ہوتی تھیں، ان کے  
تقریر کی، اور سب نے درجہ شہادت حاصل کیا۔

☆ بھٹکل (ریاست کرناک) میں ۲۶ روزی الحجہ کی  
شب ایک علیین سرک حادث میں ارا فراد شہید  
ہو گئے ان میں بعض کا تعلق دارالعلوم ندوہ العلماء  
کے اساتذہ مولانا عبد العزیز بھٹکل، مولانا فیصل  
احمد بھٹکل اور مولانا عبدالسلام بھٹکل سے تھا۔  
گی، بہت سے مسلمان سپاہیوں نے ان سے وحدہ کیا  
خدمت میں پہنچنے والی تھیں اور  
کہ ہم اپنے عزیز بھائی کا انتقام دیں گے۔ اسے تو مجودہ خوبی پر نامت خوام  
لیں گے، لیکن اس جو افراد ہوتے نے کہا کہ میں خود  
(جاری)

# جب عشق سکھاتا ہے آداب خدا گاہی

ادارہ

جنپتی کو زمین پر چلنا پھرتا دیکھتے تو چاہئے کہ عکاش بن محسن ہو دیکھ لے۔ (خواری و سلم)

تیسرا بات یہ کہ اسلام کا پہلا پر چم جن کو دیا گیا تھا وہ تمہارے قبلہ بنو اسد کے ایک صاحب حضرت عبداللہ بن جعفر تھے۔

چوتھی بات یہ کہ اسلام میں پہلا مال نعمت جو تقدیم کیا گیا وہ تمہارا قبیلہ بنو اسد تھا۔

پانچویں بات یہ کہ بیعت رضوان (صلح حدیبیہ) میں پہلا شخص جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت رضوان کی وہ تمہارے قبلہ بنو اسد کے ایسا نہیں کیا تھا کہ مسٹر جن کو دیکھ لے۔

شہر کوفہ کی جامع مسجد میں امام فتحی کا درس میں اس بارے میں فیصلہ کر دوں۔

ہوا کرتا تھا، شاگردوں کی اتنی کثرت ہوا کرتی کہ میں نے دونوں کی باتیں سن کر مظلوم اسدی

باری باری سے ایک ایک جماعت استفادہ کرتی یہ درخت کے پنج آئے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا نہیں کیا جاۓ کہ تم کو پوری دنیا اور اس کے

زمان تھا کہ مجاہد کرام کی اس مسجد میں صبح و شام آمد جن چھ باتوں میں برتری حاصل ہے وہ دوسرے کسی مبارک دراز بیجھتے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں؟

آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس بات پر بیعت کرنا چاہئے ہو؟

کہا: اس بات پر جو آپ کے قلب مبارک میں ہے۔

ارشاد فرمایا: میرے تکب میں کیا ہے؟

عرض کیا جائیا ہے اور جس کے

وقاعات کو میرے کا نوں نے نہیں کیا۔ اس کے باوجود شعبی احزاب (۳۷:۲)

بن وہ بے نے آپ سے بیعت کی پھر تمام صحابہ نے کی معلومات مجھ سے زیادہ بہتر ہیں۔

امام فتحی خود اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جس میں اور کوئی قبیلہ شریک نہیں۔

بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں جس کا تذکرہ سورہ دوپھیں اپنے حسب و نسب کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے، ہر ایک اپنی حیثیت کو اعلیٰ و افضل قرار دی جائیا، ایک شخص عکاش بن محسن کو جنت کی بشارت دی گئی جو ایک غیر معروف مسلم تھے کیونکہ دوسرے قبیلے کے میں تمہارے قبلہ کی تحداد سے قبیلوں سے زیادہ تھی۔

اوہ ایک شخص بنو عاصم قبیلہ بنو عاصم کا آدمی مہوت رہ گیا اور اس نے اپنی نکست حیلہ کی اور اپنے بھائی اسدی اس کو بھیجا اور کہا کہ جس کی کوئی پسند ہو کہ وہ کسی

امام عامر بن شراحیل شعبی تھی کہ عاجزی و منت سے کہہ رہا تھا کہ مجھکو معاف کر دو، مجھکو معاف کر دو، لیکن عامری بعزم مصطفیٰ تھا کہ

خدمات اور فیصلے شہر کوفہ کی جامع مسجد میں امام فتحی کا درس میں اس بارے میں فیصلہ کر دوں۔

ہوا کرتا تھا، شاگردوں کی اتنی کثرت ہوا کرتی کہ میں نے دونوں کی باتیں سن کر مظلوم اسدی

باری باری سے ایک ایک جماعت استفادہ کرتی یہ درخت کے پنج آئے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا نہیں کیا جاۓ کہ تم کو پوری دنیا اور اس کے

زمان تھا کہ مجاہد کرام کی اس مسجد میں صبح و شام آمد جن چھ باتوں میں برتری حاصل ہے وہ دوسرے کسی بھی قبیلہ کو میرے نہیں۔

مجلہ میں تشریف فرمادیکھا گیا، جملیں القدر صحابی پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہارے قبلہ بنو اسد کی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی دفعہ امام فتحی کے درس میں ایک خاتون سیدہ زینب بنت جحش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نکاح کے لئے بیام دیا تھا جس میں ہے۔

کانکڑ کر رہے تھے فراغت کے بعد فرمایا جو واقعات کا نکاح شریک کے میں سے جس کے

شعبی پیاں کر رہے ہیں ان سے میں خوب واقف ہوں جس کے

عرض کیا جیغیا شہادت (موت)۔ جس کے

وقاعات کو میرے کا نوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور دیگر جس کے

وقاعات کو میرے کا نوں نے آپ سے بیعت کی پھر تمام صحابہ نے اپنے ارشاد فرمایا۔ تم صحیح کہتے ہو، ابو عکاش

بن وہ بے نے آپ سے بیعت کی پاوجو شعبی احزاب (۳۷:۲)

یہ فضیلت صرف تمہارے قبلہ کو حاصل ہے ایسا بات ہے اس کے باوجود شعبی احزاب (۳۷:۲)

جو لوگ دنیا اور اس کی زیب و زیست کے

ہے تو دین کو پیچھے چھوڑنا ہوگا۔ ان کے پیشے چلانے کی آوازیں گویا میوزک کا کام ایسے لوگ کا شہ مذکورہ بالا بخاری و مسلم کی کرنی تھیں (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مقدمہ نبی رحمت پر غور کر کے اپنا جائزہ لیتے، ہزار بار اللہ کی پناہ نہیں کی دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی حق طلبی نہیں کی رحمت) ان خالموں کو توانی کا نکات نے کتنا طویل زبان سے ایسی بات لکھنے سے کہ دنیا کے لیے آخوند میں سوچ دیتا تھا کہ کسی آن ان کو ہوش آئے اور قبے

و معانی کے طبقہ رہیں تو اس بھی ان کو معانی مل سکتی تھے جب کوچھوڑنا ہوگا، ایسے ہی آزادانہ خیالات کے خال مسلم و انشوران و مفکرین بھولے بھالے

ہے۔ مگر ان کا نہیں اڑا پھر کیا ہوا فرعون مج اپنے ایک مرد جانبدیدہ کے ان الفاظ پر بات ختم کرتا ہوں

اسلام مسلموں کو ہو کے میں ذاتے ہیں اور ان کے دلوں اولاد کے سارے رخات بات کوچھوڑ کر کس کا پیچھا کرنے کے لیے کلا، انہیں کا، جن پر برسوں سے قلم خواب میں یہ کہا جائے کہ تم کو پوری دنیا اور اس کے دشہات پیدا کرتے ہیں۔

ذھارہ تھا میر آن کی آن میں کیسے ڈوب مر، قارون اسلام مختلف لوگوں کی طرف سے آئے والی خزانے دیتے جاتے ہیں لیکن اس فانی زندگی کے بعد تم کو ہمیشہ جہنم میں جلن پڑے گا تو یہ مسلمان بیدار مسلم نسل کو دین سے الگ کر دینے کی جب نہایت کے منہم پانی آگیا اور بے ساختہ بول اٹھے حقانی

باڑیک مخصوصہ بن دکوئی پلانگ کی جاتی ہے جس میں ہونے کے بعد ترپ اٹھے گا کہ ہم سے کیا گناہ سرزد بظاہر مسلمانوں کا فائدہ دکھایا جاتا ہے، ہر دردی کا ہوا جویکہ جارہا ہے۔ وہ بے کل دبے چمن ہو جائے گا تو بہ واستغفار کرے گا اور آنکھوں سے آنسووں کی جھٹی لگ جائے گی۔

فرات طبق اس کا نوں لیتا ہے تو ہمارے ہی روشن مال و متاع قارون کو طلاقے (ایسا ہی) ہیں بھی مطہری جیسے خیال لوگ اس کے دیکھ لیتے ہیں، اور باطل دو تیراہی صاحب نصیب ہے۔

لیکن جب زمین میں دھنادیا گیا تو وہی لوگ طاقتیں ایسے مہروں کی پوری پشت پناہی کرتی ہیں، جن کے منہ میں پانی آگیا تھا، بول اٹھے ہائے ان کو کرایہ کے ایسے مہروں کی نہ یہ کہ تلاش رہتی ہے جو اسکیمیں تیار کی جا رہی ہیں اور بڑے خوشنامیں لیتے ہیں اسکے ساتھ کو پیش کیا جا رہا ہے، ہمارا دنشور طبق اس

شامت اخراجی تو اپنے بندوں میں سے جس کے ملک وہ ایسے مہرے تیار کرتی ہیں جس کا نقصان مسلمان برسوں سے اخواتے چلے آتی ہے ہیں، ہم کو سمجھتا اور طوفان سے پہلے آثار طوفان کو سمجھتا اور اس لیے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے ساتھ اور کہہ سکتے ہیں کہ مذکورہ آئیت کے سے خاتمت کی تدبیر میں ملت کے بھی خواہوں

بھیں غرروں سے کیا فکاہت کہ ان کے بارے میں ان کا ایمان و یقین دلواہوں کے فکرمندوں کا ساتھ دیتا۔ اور آنے والی نسلوں کے اور وہ زندگی کے اس خدائی فرمان پر غور کرنے سے محروم کر دینے گئے

تصوری نہیں، خون کے آنسو رانے والی بات تو یہ دجالی جنت کے دھوکے میں۔

ایک دوسری آئیت میں قرآن کریم کتنی شکارہو کر جس پران کویین ہے جس جیزی سے چارہ ہے کہ وہ دیگر قوموں کی دیکھا دیکھی حرام صراحت کے ساتھ کاہ کر رہا ہے۔

دوڑھے ہیں ان سے شاعر کی زبان میں ہم بس اتنا وحال کی پرواہ کے لیخی اسی طرف دوڑھے ہیں ”من کان یُرِیْنَالْحَيَاةَ الْدُّنْيَا وَ زَنْتَهَا“ یعنی کہہ سکتے ہیں۔

جدر و دوسری قویں بھائی چلی جا رہی ہیں اور بات نُرُقَ إِلَيْهِمْ أَغْسَلَهُمْ وَ هُمْ فِيهَا لَا يَرْجِعُونَ، بیہاں تکنی گئی ہے کہ بعض پڑھے لکھے مسلمانوں اولینکَ الَّذِينَ لَيْسُ لَهُمْ فِي الْأَخِرَةِ إِلَّا نَارٌ۔ جنت سے جہنم دوڑ نہیں

تیرچات ۱۴-۱۵ (ہود: ۱۴-۱۵)

## سوال و جواب

مشی محمد ظفر عالم ندوی

صورت میں سوال یہ ہے کہ کیا حج ہوایا تھیں؟ کیا طواف  
و داع نہ کرنے کی وجہ سے دم بصدق لازم ہے؟

جواب: طواف و داع اگرچہ اجوبہ ہے لیکن جیسے  
اور نفاس میں بھائی محنت پر واجب نہیں ہے، اگر کوئی

محوت بحد ارکان حج کی ادائیگی کے بعد کے سے  
روایگی سے پہلے حاضر ہو جائے اور قائم کر سکے

پاک نہ ہو سکے تو اس پر طواف و داع واجب ہی جیسے

ہے، بلکہ اس عذر کی وجہ سے یہ دونوں ساقط ہو جاتا

ہے۔ امام تو ولی نے مذاک میں لکھا ہے کہ

ولایحہ طواف الوداع علی الحاضر  
والنفساء ولادم علبهما۔ (مناسک، ص: ۴۴۵)

سوال: ایک شخص ہندوستان سے حج کے لیے گیا

اس نے حج کے تمام ارکان ادا کرنے، ہندوستان حج دم  
تحست کی قربانی نہیں کی اس خیال سے کہ گمراہوں

نے قربانی کر دی ہوگی، چنانچہ گمراہوں نے قربانی

کر دی، سوال یہ ہے کہ ہندوستان میں دی ہوئی

قربانی اس کے دم تحست کے لیے کافی ہو یا نہیں؟

جواب: شخص مذکور نے جب حج تھیں کیا تو اس پر

سوال: ایک مدرس کے ذمہ دار نے چرم قربانی کی

کویہ معلوم نہیں تھا کہ چرم قربانی کی رقم تغیرات میں

نہیں لگ سکتی ہے، اب اس کی حلائی یا جواز کی کیا

صورت ہو گی؟

جواب: مذکورہ ذمہ دار مدرسہ پر واجب ہے کہ جتنی

زیارت کے درمیان ترتیب واجب نہیں ہے، البتہ

میں جمع کر دیں کیونکہ اس رقم کا مصرف نادر طبلہ ہیں

نک تغیرات، اپنی اس غلطی پر توبہ بھی لازم ہے۔

سوال: ایک شخص نے قربانی کا جائز خریداً لیکن

ایام قربانی میں اسے ذبح نہ کر سکا اس صورت میں

سے کراہت ہو گی۔ (رواہ حجر: ۵۵۵)

جواب: ایک خاتون سفر حج پر گئی، حج کے سارے

عنیں جائز ہوئیں کی قربانی کر دے۔ (تحفۃ المذاک، ص: ۱۵۰)

سوال: ایک محوت نے اپنے شوہر کے ساتھ حج کا

سوال: ایک شخص نے حج تھیں کے ارادہ سے سفر حج  
کیا اور تمام ارکان و فرائض بھی ادا کرنے لیکن جمع کی  
ہو گئی، اور وہ مجبوراً سفر پر روانہ ہو گئے، یہوی کا  
پاسپورٹ بعد میں بن جس کی وجہ سے اسے مجبور آئتا  
زیادتی کی وجہ سے قربانی ادا نہ کر سکا اور نہ روزہ رکھنے  
بخیر حرم کے جانا پڑا، سوال یہ ہے کہ بلا حرم سفر پر  
کی طاقت ہے تو اسی صورت میں اب یہ کیا کرے؟

جواب: مذکورہ صورت میں تم دم کے روپے مکمل کر دے  
و بخیر طواف الوداع علی الحاضر  
والنفساء ولادم علبهما۔ (مناسک، ص: ۴۴۵)

سوال: ایک شخص ہندوستان سے حج کے لیے گیا  
اس نے حج کے تمام ارکان ادا کرنے، ہندوستان حج دم  
تحست کی قربانی نہیں کی اس خیال سے کہ گمراہوں

نے قربانی کر دی ہوگی، چنانچہ گمراہوں نے قربانی

کر دی، سوال یہ ہے کہ ہندوستان میں دی ہوئی

قربانی اس کے دم تحست کے لیے کافی ہو یا نہیں؟

جواب: شخص مذکور نے جب حج تھیں پڑے گا؟

جواب: مذکورہ ذمہ دار مدرسہ پر واجب ہے کہ جتنی

زیارت کے درمیان ترتیب واجب نہیں ہے، البتہ

میں جمع کر دیں کیونکہ اس رقم کا مصرف نادر طبلہ ہیں

نک تغیرات، اپنی اس غلطی پر توبہ بھی لازم ہے۔

سوال: ایک شخص نے قربانی کا جائز خریداً لیکن

ایام قربانی میں اسے ذبح نہ کر سکا اس صورت میں

سے کراہت ہو گی۔ (رواہ حجر: ۵۵۵)

سوال: ایک خاتون سفر حج پر گئی، حج کے سارے

عنیں جائز ہوئیں کی قربانی کر دے۔ (تحفۃ المذاک، ص: ۱۵۰)

جواب: اس جائز کو زندہ صدقہ کرنا واجب ہے،

دن آخری رکن طواف و داع کرنا تھا کہ عذر شرعی تھیں

کو وہ جائز ہے۔ (فتاویٰ ہندوستان: ۲۹۶/۵)

سوال: ایک محوت نے اپنے شوہر کے ساتھ حج کا

سے معاف طلب کی۔

جواب: طواف و داع اگرچہ اجوبہ ہے لیکن جیسے

اور نفاس میں بھائی محنت پر واجب نہیں ہے، اگر کوئی

محوت بحد ارکان حج کی ادائیگی کے بعد کے سے

روایگی سے پہلے حاضر ہو جائے اور قائم کر سکے

پاک نہ ہو سکے تو اس پر طواف و داع واجب ہی جیسے

ہے، بلکہ اس عذر کی وجہ سے یہ دونوں ساقط ہو جاتا

ہے۔ امام تو ولی نے مذاک میں لکھا ہے کہ

ولایحہ طواف الوداع علی الحاضر  
والنفساء ولادم علبهما۔ (مناسک، ص: ۴۴۵)

سوال: ایک شخص ہندوستان سے حج کے لیے گیا

اس نے حج کے تمام ارکان ادا کرنے، ہندوستان حج دم  
تحست کی قربانی نہیں کی اس خیال سے کہ گمراہوں

نے قربانی کر دی ہوگی، چنانچہ گمراہوں نے قربانی

کر دی، سوال یہ ہے کہ ہندوستان میں دی ہوئی

قربانی کو یاد کیا۔ جب وہ تشریف لائے تو پوچھا کیا

امیکریکہ کیا ہے؟

جواب: ایک مدرسہ کے ذمہ دار نے چرم قربانی کی

الکراہ۔ (الخ (مسک الانہر: ۲۴۶)

سوال: ایک حاصلی نے قربانی کی رقم تغیرات میں

زیارت کریں پھر قربانی کی تو اس صورت میں کیا حج پر

کوئی اثر تو نہیں پڑے گا؟

جواب: ایک حاصلی پر توبہ بھی لازم ہے۔

سوال: ایک حاصلی کا مصرف نادر طبلہ ہیں

ترحیب منون ہے یعنی پہلے قربانی ہو گئی پھر طواف

نک تغیرات، اپنی اس غلطی پر توبہ بھی لازم ہے۔

سوال: ایک حاصلی کا جائز خریداً لیکن

ایام قربانی میں اسے ذبح نہ کر سکا اس صورت میں

سے کراہت ہو گی۔ (رواہ حجر: ۵۵۵)

جواب: ایک خاتون سفر حج پر گئی، حج کے سارے

عنیں جائز ہوئیں کی قربانی کر دے۔ (تحفۃ المذاک، ص: ۱۵۰)

سوال: ایک محوت نے اپنے شوہر کے ساتھ حج کا

بغیر طواف و داع کے ہندوستان واجب گئی، اسکی

صورت میں سوال یہ ہے کہ کیا حج ہوایا تھیں؟ کیا طواف

و داع نہ کرنے کی وجہ سے دم بصدق لازم ہے؟

جواب: طواف و داع اگرچہ اجوبہ ہے لیکن جیسے

اور نفاس میں بھائی محنت پر واجب نہیں ہے، اگر کوئی

محوت بحد ارکان حج کی ادائیگی کے بعد کے سے

روایگی سے پہلے حاضر ہو جائے اور قائم کر سکے

پاک نہ ہو سکے تو اس پر طواف و داع واجب ہی جیسے

ہے، بلکہ اس عذر کی وجہ سے یہ دونوں ساقط ہو جاتا

ہے۔ امام تو ولی نے مذاک میں لکھا ہے کہ

ولایحہ طواف الوداع علی الحاضر  
والنفساء ولادم علبهما۔ (مناسک، ص: ۴۴۵)

سوال: ایک محوت نے اپنے شوہر کے ساتھ حج کا

بغیر طواف و داع کے ساتھ حج کی ادائیگی کے بعد کے سے

روایگی سے پہلے حاضر ہو جائے اور قائم کر سکے

پاک نہ ہو سکے تو اس پر طواف و داع واجب ہی جیسے

ہے، بلکہ اس عذر کی وجہ سے یہ دونوں ساقط ہو جاتا

ہے۔ امام تو ولی نے مذاک میں لکھا ہے کہ

ولایحہ طواف الوداع علی الحاضر  
والنفساء ولادم علبهما۔ (مناسک، ص: ۴۴۵)

سوال: ایک محوت نے اپنے شوہر کے ساتھ حج کا

بغیر طواف و داع کے ساتھ حج کی ادائیگی کے بعد کے سے

روایگی سے پہلے حاضر ہو جائے اور قائم کر سکے

پاک نہ ہو سکے تو اس پر طواف و داع واجب ہی جیسے

ہے، بلکہ اس عذر کی وجہ سے یہ دونوں ساقط ہو جاتا

ہے۔ امام تو ولی نے مذاک میں لکھا ہے کہ

ولایحہ طواف الوداع علی الحاضر  
والنفساء ولادم علبهما۔ (مناسک، ص: ۴۴۵)

سوال: ایک محوت نے اپنے شوہر کے ساتھ حج کا

بغیر طواف و داع کے ساتھ حج کی ادائیگی کے بعد کے سے

روایگی سے پہلے حاضر ہو جائے اور قائم کر سکے

پاک نہ ہو سکے تو اس پر طواف و داع واجب ہی جیسے

ہے، بلکہ اس عذر کی وجہ سے یہ دونوں ساقط ہو جاتا

ہے۔ امام تو ولی نے مذاک میں لکھا ہے کہ

ولایحہ طواف الوداع علی الحاضر  
والنفساء ولادم علبهما۔ (مناسک، ص: ۴۴۵)

سوال: ایک محوت نے اپنے شوہر کے ساتھ حج کا

بغیر طواف و داع کے ساتھ حج کی ادائیگی کے بعد کے سے

روایگی سے پہلے حاضر ہو جائے اور قائم کر سکے

پاک نہ ہو سکے تو اس پر طواف و داع واجب ہی جیسے

ہے، بلکہ اس عذر کی وجہ سے یہ دونوں ساقط ہو جاتا

ہے۔ امام تو ولی نے مذاک میں لکھا ہے کہ

## بیوی کے حقوق

خالد فیصل ندوی

کسی حال میں اپنے معاملہ میں خود مختار نہیں ہو سکتی تھی  
بیوی کو شوہر کے مرنے کے دن مرجانا اور اس کی چیز  
پر ”ستی“ ہو جانا ضروری تھا، مختصر یہ ہے کہ عورت کو  
وین و دنیا میں کوئی حصہ نہیں تھا اور نہ ہی کسی قسم کا حق  
حاصل تھا۔

دونوں کے خاص حقوق کا اقرار اسلام نے ہے (نائی/۳۵) اور ادائے حقوق میں دونوں کو مساوی دیکھاں قرار دیا ہے (بقرہ/۲۲۸)۔ دونوں کے میدان کار الگ الگ ہیں (بخاری)۔

بیوی کے شرعاً حقوق  
قرآن مجید کی آیات میں اور مختلف احادیث  
مبارکہ میں شوہر کے حقوق مفصل طور پر بیان ہو  
ہیں لیکن سورہ بقرہ کی مذکورہ آیت کریمہ (۲۲۸)  
کے حقوق کے بیان میں ایک شرعی قاعدة کل  
حیثیت رکھتی ہے، نیز یہ آیت کریمہ دنیا میں حکومتی  
نوافی کی سب سے بڑی نقیب ہے اور دنیا میں حکومتی  
نوافی کے علمبرداروں کو صحیح سمت دکھانے والی  
چنانچہ حضرت مفسر دریابادیؒ نے اس آیت کریمہ

ب) حلال ہوئی ہیں، (مسلم) نیز آپ نے ایک حدیث شریف میں عورتوں کے حقوق کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ”لُوگو! خواتین کے بارے میں اچھی وصیت تجات ہے، عدم ادائیگی پر حدیث شریف میں وعید آئی قبول کرو! آگاہ ہو جاؤ کہ مردوں کے حقوق عورتوں پر ہے کہ جس مرد نے کسی عورت سے شادی کی، مگر ایسے ہی ہیں جیسے عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں“ (ترمذی) بہر کیف کتاب و مسنن کی روشنی میں شوہر پر عائد یعنی کے چدا ہم حقوق قابل ذکر ہیں۔

گا، (ابن ماجہ) نیز آپ نے اس سلطان کی تماز مومن شوہر پر اس کی بیوی کا سب سے بڑا جنازہ نہیں پڑھی جس نے جان بوجو کر لای پر واعی کی حق ”ادائے مہر“ ہے، مگر عورت کا نکاحی حق ہے، مگر نکاح کی عظمت اور عورت کے شرف کا مظہر ہے، مگر نے ادائے مہر کو مشابہ عبادات قرار دیا ہے (بدایت محبت و مودت کی شاہکلید ہے، مہر کا ذکر قرآن مجید میں استطاعت باندھتا چاہئے اور نکاح کے وقت ہی اس تقریباً پانچ جگہوں میں وارد ہوا ہے، احادیث مبارکہ الحجۃ) اسی لئے دونوں کے ذمہ دار کو مہر حب میں بھی اس کا ذکر بار بار ہوا ہے، مگر شوہر کی ادائیگی زیادہ بہتر اور مستحسن ہے۔

تفیر کرتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے کہ ”یہ قرآنی بلاغت کا اعجاز ہے کہ اتنا بڑا مضمون (حقوق نسوں) اتنے محقرے فقرہ میں آگیا حقوق نسوں کا یہ پیغام عرب کے ایک امی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان مبارک پر اس وقت لایا جا رہا ہے جبکہ دنیا کی دنیا اس تخلی سے ناواقف تھی اور یہودیت و نصرانیت کی نہ ہی دنیا میں تو عورت گویا ہر برائی کا سرچشمہ تھی اور ذلت و حقارت کا ایک مرقع، (تفیر ماجدی، ۲۲۸) حقوق نسوں کی مزید تفصیل قرآن مجید کی مختلف سورتوں میں خاص طور سے سورہ نام، سورہ نور، اور سورہ احزاب میں بیان ہوئی ہے، اس طرح احادیث مبارکہ میں بھی یہی کے حقوق کا تذکرہ بہت اہتمام کے ساتھ مذکور ہے چنانچہ ایک حدیث شریف میں عورتوں کا تذکرہ نہایت اہتمام کے ساتھ موجود ہے کہ ”لوگو! اپنے بیویوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر، تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کے امان کے ساتھ اپنے عقد میں لیا ہے اور اسی اللہ تعالیٰ کے حکم وکلہ سے وہ تمہارے لئے قوت، سکت اور استطاعت کے مطابق باندھنا چاہئے، کیوں کہ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ مہر کی زیادتی میں مبالغہ کرنا اور مرد کی قوت واستطاعت سے زیادہ مہر باندھنا غیر مستحسن فعل ہے چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ ”عورتوں کی شادی مردوں سے کرو لیکن مہر باندھنے میں مبالغہ نہ کرو“ اور حضرت عمرؓ سے موقوفاً روایت ہے کہ ”آپؐ نے مہر باندھنے میں مبالغہ کرنے سے منع فرمایا ہے“ (سنن اربعاء) تیز محروم کرنے سے روکا ہے تیز یہی کو بھی شوہر کے گھر کو چھوڑنے سے منع کیا ہے، چنانچہ مشتی محمد شافعی نے سورہ طلاق (آیت ۱) کی تفسیر کرتے ہوئے یہی کے حق ”سکتی“ پر سیر حاصل ہنسنگو فرمائی ہے کہ ”ان (یہی) کا حق سکتی (سکونت) مرد کے ذمہ ہے، اس گھر میں اس کا حق ہے اس میں سکونت کو بحال رکھنا کوئی احسان نہیں بلکہ اوابے واجب ہے اس آئت نے بتلا دیا کہ یہ حق صرف طلاق دیدینے سے ختم نہیں ہو جاتا ہے بلکہ ایام بعد تک عورت کو اس جگہ رہنے کا استحقاق ہے اور ان کا گھر سے نکال جی ”سکتی“ ہے، قرآن مجید میں یہی کے اس حق کا ذکر تین چار جگہوں میں ہوا ہے، ان آیات کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سکونت، یہی کا واجبی حق ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر یہی کو عطا کردہ شرعی حق ہے چنانچہ قرآن مجید نے شوہر کو اپنی یہی کی رہائش کا، وسعت واستطاعت کے مطابق نظم کرنے کا حکم دیا ہے اور بعض عصورتوں کے علاوہ یہی کو اس حق سے متعلق سورتوں میں خاص طور سے سورہ ابو عمر و اسلمیؓ اور حضرت انسؓ کی طرف سے زیادہ مہر باندھنے پر اپنی شدید خفگی و تاراضی کا اظہار فرمایا، مہر مقرر کرنے کے سلسلہ میں حضرت عمرؓ کا قول کس قدر بجا ہے کہ ”عورت کے مہر مقرر کرنے میں حد سے نہ بڑھو، اگر یہ دنیا میں کوئی قابل عزت اور آخرت میں تقویٰ کی بات ہوئی تو تم سے زیادہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اختیار کرتے، مگر آپؐ کی ازدواج مطہرات اور آپؐ کی صائبزادیوں میں سے تو کسی کا مہر بھی بارہ اوپر سے زیادہ نہ تھا“ (اتحاف

عورت اسلام کی نظر میں  
دین رحمت "اسلام" کا بڑا انقلابی کارنامہ اور  
طبقہ نسوان پر اس کا اہم ترین احسان یہ ہے کہ اس  
نے دنیا کی مظلوم و منحوں، تاریخ کی گناہ و بے وقعت  
اور سماج کی وحشیانی اور محکرائی ہوئی اس "عورت" کو  
انسانی سوسائٹی میں بڑا انتیازی مقام عطا کیا، چنانچہ  
اسلام نے ایک طرف عورت کو مرد ہی کا حصہ قرار  
دیا (آل عمران/۱۹۵) نیک و شریف عورت کو دنیا کی  
سب سے بڑی نعمت کہا ہے (بخاری) اسلام نے  
سوسائٹی میں سب سے بڑا مرتبہ ماں کو بخشنا  
ہے (بخاری و مسلم) نیز ماں کے روپ میں عورت  
کے قدموں تلے جنت بھیائی ہے (احمد ونسائی) بہن

خالد فیصل ندوی

قال اللہ تعالیٰ "وَلَهُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنْ  
الْمَعْرُوفُ وَلَلرَّجَالِ عَلَيْهِنْ دَرَجَاتٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ  
وَكَبِيرٌ" (القرآن/۲۲۸)

فرمان الہی ہے کہ بیویوں کے بھی اسی طرح  
حق (ان کے شوہروں پر) ہیں، جس طرح بیویوں  
(ان کے شوہروں کے) حق ہیں، البتہ مردوں کو  
عورتوں پر (ایک گونہ) فضیلت حاصل ہے اور اللہ  
 تعالیٰ بڑا ذریعہ اور بڑا حکمت والا ہے۔

عورت دیگر مذاہب میں

زبان مبارک پر اس وقت لایا جا رہا ہے جبکہ دنیا کی دنیا اس تجھیل سے ناواقف تھی اور یہودیت و نصرانیت کی مذہبی دنیا میں تو عورت گویا ہر برائی کا سرچشمہ تھی اور ذلت و حقارت کا ایک مرقع، (تفسیر مزید تفصیل قرآن ۳۲۸) حقوق نسوان کی مزید تفصیل قرآن میں مختلف سورتوں میں خاص طور سے سورہ مجید کی مختلف سورتوں میں خاص طور سے سورہ نام، سورہ نور، اور سورہ احزاب میں بیان ہوئی ہے، اس طرح احادیث مبارکہ میں بھی یہوی کے حقوق کا تذکرہ بہت اہتمام کے ساتھ مذکور ہے چنانچہ ایک حدیث شریف میں عورتوں کا تذکرہ نہایت اہتمام کے ساتھ موجود ہے کہ "لوگو! اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر و تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کے امان کے ساتھ اپنے عقد میں لیا ہے ازدواج مطہرات اور آپ کی صائبزادیوں میں سے تو کسی کا ہر بھی بارہ اوپر سے زیادہ نہ تھا، (احتفاف اور اسی اللہ تعالیٰ کے حکم وکلمہ سے وہ تمہارے لئے حدیث شریف میں ہے کہ "عورتوں کی شادی مردوں سے کرو لیکن مہرباند ہونے میں مبالغہ نہ کرو،" اور حضرت عزر سے موقوفاً روایت ہے کہ "آپ نے مہرباند ہونے کا، وسعت و استطاعت کے مطابق نظم کرنے کا حکم دیا ہے اور بعض صورتوں کے علاوہ یہوی کو اس حق سے محروم کرنے سے روکا ہے نیز یہوی کو بھی شوہر کے گھر کو ماجدی، ۳۲۸) حقوق نسوان کی مزید تفصیل قرآن میں مبالغہ کرنے سے منع فرمایا ہے، (سنن اربعہ) نیز آپ نے متعدد حضرات صحابہ کرام بالخصوص حضرت چھوڑنے سے منع کیا ہے، چنانچہ مشتی محمد شفیع نے سورہ ابو عرب و اسلمیٰ اور حضرت انسؑ کی طرف سے زیادہ مہرباند ہونے پر اپنی شدید خفگی و تراخی کا اظہار فرمایا، مہر طلاق (آیت ۱۱) کی تفسیر کرتے ہوئے یہوی کے حق "مکنی" پر سیر ماضی گنگو فرمائی ہے کہ "ان (یہوی) کا حق مکنی (سکونت) مرد کے ذمہ ہے، اس گھر میں اس کا حق ہے اس میں سکونت کو بجا ہے کہ "عورت کے مہر مقرر کرنے میں حد سے نہ بڑھو، اگر یہ دنیا میں کوئی قابل عزت اور آخرت میں تقویٰ کی بات ہوتی تو تم سے زیادہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اختیار کرتے، مگر آپؑ کی سے ختم نہیں ہو جاتا ہے بلکہ ایام بعد تیک عورت کو اس آیت نے بتلادیا کہ یہ حق صرف طلاق دیدینے بحال رکھنا کوئی احسان نہیں بلکہ ادائے واجب ہے تو کسی کا ہر بھی بارہ اوپر سے زیادہ نہ تھا، (احتفاف

فَاللَّهُ تَعَالَى قَالَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِ  
الْمَنْزُولُ فَوْلَدَ حَاجَلَ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةً وَاللَّهُ عَزِيزٌ  
وَكَبِيرٌ (القرآن/٢٢٨)

فرمانِ الہی ہے کہ یہودیوں کے بھی اسی طرح  
حق (ان کے شوہروں پر) ہیں، جس طرح یہودیوں  
(ان کے شوہروں کے) حق ہیں، البتہ مردوں کو  
عورتوں پر (ایک گونہ) فضیلت حاصل ہے اور اللہ  
 تعالیٰ بڑا ذریعہ اور بڑا حکمت والا ہے۔

**عورت دیگر مذاہب میں**

اسلام سے پہلے پوری دنیا عرب و عجم، مشرق و مغرب اور روم و یونان وغیرہ کی قوموں، تمدنیوں اور مذہبوں میں یہاں تک کہ یہودیت اور مسیحیت میں بھی "عورت" کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی، اور نہ ہی محاکوم کر کے رکھا گیا اور شوہر اس کا حاکم ہے، شوہر اس کا مالک و آقا ہے اور وہ اس کی مملوک ہے" (تفیر ماجدی/١/٣٢٨) مسئلہ لکھی تاریخ اخلاق (تفیر ماجدی/١/٥٠٨) میں ہے کہ "معصیت اول چوں کہ یہود کی تحریک پر سرزد ہوئی تھی اس لئے اس کو شوہر کا یورپ (۱۲۲/۳) میں لکھتے ہیں کہ "عقیدہ یہ تھا کہ عورت جہنم کا دروازہ ہے اور تمام آفاتِ بشری کا سبب ہے" (معارف القرآن/۵۳۶) اور "حمورابی کی شریعت عورت کو پا تو جانو بس جستی تھی" (خواتین اور دنیا کی خدمت: ۹۰) اس طرح عورت کی کوئی قانونی بھی کافی ہے کہ وہ عورت ہے" (تفیر ماجدی/۱/۳۲۸) اور مشہور مصری ادیب و فقائد عقاد نے اپنی اقتصادی و اجتماعی حقوق حاصل تھے چنانچہ عورت کو کتاب "المرء و فی القرآن" (ص/۵۷-۵۱) میسر اسٹیل میں کوئی حصہ نہیں ملا تھا بلکہ خود اس کو میراث میں عورت کی حالت زار پر میراث حاصل گنتگو کرتے ہوئے ہندوستانی عورت کی ابتری یہ بیان کی ہے کہ "ہندوستان میں منو کے مذہبی قوانین میں عورت میں دونوں کی جنسی ساخت اور طبیعی تفاضل کے مطابق

زغیب آئی ہے اور اس کی تفصیلات موجود ہیں، ان حنے ”قرار دیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ آپ کی زندگی سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام کو عورتوں کے ساتھ حسن کا دونوں پہلو تام مسلمانوں کے لئے ”مینارہ توڑ“ کی حیثیت رکھتا ہے چنانچہ ”باصورتِ حسن“ نے آپ کی معاشرت اور بہتر سلوک اختیار کرنے کا کس قدر زیادہ ہمتام و فکر ہے بلکہ اس اسلامی ہدایت کو زیادہ موثر، زندگی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنی مفید اور کارگر بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول مرحوم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی مثال بھی پیش فرمائی ہے کہ ”تم میں سب سے بہتر وہ ہے، جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہے اور میں اپنی بیویوں کے روز روشن کی طرح نمایاں ہے“ (سیرت النبی ۶/۳۲) نیز قرآن پاک نے سورہ آل عمران (آیت ۳۱) میں آپ کی اطاعت اور رہبری کو

کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ ”یہ آیت کریمہ دلالت  
کرتی ہے کہ بیوی کے ساتھ اچھا برداود کرنا واجب  
ہے“ (تفسیر الرحمن ۱/۲۳۸، حوالہ الائل) نیز حضرت  
مفر دریابادیؒ نے اپنے خاص اسلوب میں اس  
حقیقت کو یوں واشگاف فرمایا ہے کہ ”اس (آیت  
قرآنی) نے ایک اہم اصل بیان کر دی ہے، عورتوں  
کے ساتھ حسن معاشرت کی، یہ حسن معاشرت کا  
مرکزی، بنیادی، کلیدی حکم سہائونوں، بیواؤں،  
طلاقوں سب کے معاملہ میں واجب العمل ہے“  
(تفسیر ماجدی ۱/۱۷)

وقت بھی نہ اسرا ف (فضول خرچی) کرتے ہیں، نہ بھی بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقہ پر خرچ کرتے ہیں (فرقان/۲۷)، دوسری طرف اسلام نے حضرات امہات المؤمنینؓ کو خطاب کر کے تمام مومن عورتوں کو یہ پیغام دیا ہے کہ وہ سب اپنے شوہروں کی استطاعت سے زیادہ نفقہ کا مطالبہ نہ کریں (احزاب/۲۸-۲۹) بلکہ صبر و شکر کے ساتھ، الافت و مودت کی خاطر، نکاح کے عظیم مقصد کے لئے مومنانہ زندگی بس رکریں انشاء اللہ آخرت میں اس کا اجر بہت عظیم ملنے والا ہے اور بہت محکن ہے کہ نکاح کی برکت سے میاں بیوی کو اسی دنیا میں وسعت و فراخی نصیب ہو (نساء/۱۹)

تمہاری بیویوں کا یہ حق ہے کہ تم ان کے لباس اور کھانے کا اچھی طرح انتظام کرو، (ترمذی) نیز ایک اور موقع پر بیوی کے نفقة کی فضیلت آپؐ نے یہ بیان فرمائی کہ ”تم نے ایک دینار اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا ایک دینار کسی مسکین پر خرچ کیا، اور ایک دینار اپنی بیوی پر خرچ کیا، ان تمام میں سب سے زیادہ ثواب اس دینار پر ہے جو تم نے اپنی بیوی پر خرچ کیا،“ (مسلم، دارقطنی) ایک حدیث شریف میں آپؐ نے اپنی بیوی پر خرچ کرنے کو صدقۃ قرار دیا ہے ”جو تم اپنے کھانے پینے پر خرچ کرو گے وہ بھی صدقۃ ہے اور جو اپنی بیوی کے کھانے پینے خرچ کرو گے وہ بھی صدقۃ ہے“ (حاکم)

ای سلسلہ میں آپؐ کا اسوہ و نمونہ بھی بیوی کے حق ”سکنی“ کی اہمیت کو خوب خوب ظاہر کرتا ہے، روایات سے ثابت ہے کہ آپؐ نے مسجد بنوی کی تعمیر کے ساتھ ہی اپنی ازواج مطہرات اور دیگر اہل خانہ کے لئے مکانات بھی بنوانے کا اہتمام فرمایا، ان می محدودی اور کچے مکانات میں حضرات امہات المؤمنینؓ رہا کرتی تھیں چنانچہ علامہ شبی نہماںی رقم طراز یہیں کہ ”مسجد بنوی جب تعمیر ہو جکی تو مسجدے متعلق ہی آپؐ نے ازواج مطہرات کے لئے مکان

عبدہ طباعت بہترین کاغذ دلکش سرورق

Rs. 60/-

### ٣- مبادی علم اصول الفقہ

## مجلس صحافت و نشریات

بتوائے، اس وقت حضرت سودہ اور حضرت عائشہؓ محدث نکاح میں آجھی تھیں اس لئے دو ہی مجرے بنے، جب اور ازواج مطہرات آتی گئیں تو اور مکانات بننے کے" (سیرت ابنی / ۱۶۸)

کرو گے، وہ بھی صدقہ ہے" (حام) شوہر پر بیوی کا ایک اہم حق "حسن معاشرت" نفقہ بیوی کا شرعی اور واجبی حق ہے، یہ حق کسی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے حال میں شوہر سے ساقط نہیں ہو سکتا ہے، مساویے اس ساتھ، قول عمل کے ذریعہ حسن سلوک اور بہتر معاملہ کے کہ بیوی خود اس حق سے دست بردار ہو جائے یا نشووز (سرشی وغیرہ) کی مرکب ہو (النساء / ۳۲) لیکن نفقہ کی مقدار و کیفیت کا تعین عورت کی خواہشات شوہر اپنی بیوی کے کھانے پینے، رہنے سنبھلے اور دواعلاج اور کپڑے وغیرہ کے لفظ و انتظام میں اپنی استطاعت کے مطابق خرچ کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "مال دار پر اس کی استطاعت کے مطابق (نفقہ) ہے اور مغلس پر اس کی استطاعت کردہ شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے ہو" (البقرہ / ۲۳۶) نیز سورہ ضرورت کے مطابق خرچ کرے، چنانچہ آپؐ نے طرف سے بھل و کنجوں کا معاملہ ہو تو بیوی کو اختیار ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے ہو، (نساء / ۱۹) نیز احادیث مبارکہ میں بھی اس حق کی کوئی ترغیب آئی ہے، ایک حدیث شریف میں ہے کہ "رسول اللہ ﷺ کو ایسی شکایت پر اس کی اجازت دی ہے کہ "مومن شوہر، مومنہ بیوی سے بعض و نفرت نہ کر کر و سعیت والا (شوہر) اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے، اور جو اپنی روزی میں بھک دست ہے تو لے لو، جو تمہیں اور تمہارے بچے کے لئے کافی دوسری عادت سے ضرور وہ شوہر خوش ہو جائے ہے" (طلاق / ۷) اسی طرح آپؐ نے جب الوداع نے تان و نفقہ کے سلسلہ میں یہ پسند فرمایا ہے کہ شوہر گا، (مسلم)

کے مشور خطبہ میں اعلان عام فرمایا کہ ”لوگو تم پر اپنی نہ اپنی استطاعت سے کم خرج کرے اور نہ ہی اپنی مذکورہ بالا آیت کریمہ (نساء/۱۹) کے صریح حکم یوں یوں کے کھانے اور کپڑے کا محدود طریقہ پر نظم استطاعت سے زیادہ خرج کرے (اعراف/۳۱)، کی بناء پر شوہر پر بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنا و انتظام کرنا ضروری ہے“ (سلم) اسی طرح آپ اسراء/۲۹) بلکہ میانہ روی و اعتدال کی ترغیب دی ہے اور ان کے ساتھ اچھی طرح بناہ کرنا واجب ہے نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ ”آگاہ ہو جاؤ کہ تم پر اور اس کی تعریف بھی کی ہے کہ“ اور جو خرج کرتے چنانچہ علامہ سیوطی نے اس آیت کریمہ کی وضاحت

## رسید کتب

م. ج. ج.

ناشر: مکتبۃ العادۃ دلگ، امرودہ، یوپی۔

صفات:

امرواقیس کی شاعری اس کا معلقہ، عربی ادب کا شاہکار ہے، دریافت میں بھی اس کو نمایاں اور اہم مقام حاصل ہے، عربی زبان و ادب کا کوئی شائق و طالب اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

دارالعلوم دیوبند کے اکابر نے ان کی سرپرستی میں علمی بدظی، قیش گوئی، بے جوابی کے زندگی پر پڑنے والے وہیں مرحل طے کئے، ان کے فتاویٰ و فتنی افادات نصیحت کا چائزہ لیا ہے، اور اسلامی تعلیمات کا بتایا گیا ہے، اور یہ کہ کتب، کیا، اور کس وقت مطالعہ کیا جائے؟ یہ کتاب لاائق مطالعہ ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: تعلیم و تدریس کی اسلامی ذمدادیاں  
تالیف: ذاکر محمد ایں صدیقی نانوتوی  
جلدیں ہیں ان کے مرتب دارالعلوم کے ضرورت موجودہ حالات میں اس لئے زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ حکومتوں کے

ناشر: مولانا عبدالسلام منزل محلہ راڈگاں، قصبہ مذکور، ضلع سہارپور، یوپی  
۱۳۸ صفحات کی یہ کتاب سور و پیے کی  
ہے، جس میں مت کے طریقہ کا استاد کو خوژہ رکھ کی  
ترغیب دی گئی ہے اور تلقین کی گئی ہے کہ طالبعلم ایک  
امانت ہے جس کی پاسداری استاد کی ہیں ذمدادی  
ہے، طالبعلم کو لیافت مند، باصلاحیت بنانے کے  
ساتھ ایک مومن صادق بنانے کی بھی ذمدادی

پڑھ کا کام انجام پایا۔  
تیر ہوئیں جلدیں شرکت بزارہ، مصارب، اور  
طرح آج دنیا شیطان کے فریب میں پوری طرح  
آچکی ہے۔ (قیمت درج نہیں)

۵۲۲ صفحات کی ہے اور عام قیمت ۱۰۰ روپے۔  
☆☆☆

ہدی ڈا بحث: احکام شرعی اور اسلامی تعلیمات نمبر  
۱۰۰، آداب مساجد، آداب قرآن، آداب قبرستان،  
مسائل خرید و فروخت، سود، قمار، اور یہہ کے احکام  
دفتر حدی چچ روڈ، بھوگل، نیو دہلی ۱۱۰۰۱۳  
سے متعلق فتاویٰ و افادات ہیں، بعض جگہ مولانا مفتی  
سید احمد صاحب پالن پوری کے حوالی و تعلیقات  
بھی ہیں جن سے اس کی افادیت دوچند ہو جاتی  
ہے، اس میں فتاویٰ (۹۵۰) ہیں اور صفحات ۵۱۲ ہیں  
تمدن و معاشرت قیامت و آخرت ان سب عنوانیں  
عام قیمت ۱۰۰ روپے ہے۔  
☆☆☆

ہدی ڈا بحث: احکام شرعی اور اسلامی تعلیمات نمبر  
۱۰۰، آداب مساجد، آداب قرآن، آداب قبرستان،  
مسائل خرید و فروخت، سود، قمار، اور یہہ کے احکام  
دفتر حدی چچ روڈ، بھوگل، نیو دہلی ۱۱۰۰۱۳  
سے متعلق فتاویٰ و افادات ہیں، بعض جگہ مولانا مفتی  
سید احمد صاحب پالن پوری کے حوالی و تعلیقات  
بھی ہیں جن سے اس کی افادیت دوچند ہو جاتی  
ہے، اس میں فتاویٰ (۹۵۰) ہیں اور صفحات ۵۱۲ ہیں  
تمدن و معاشرت قیامت و آخرت ان سب عنوانیں  
عام قیمت ۱۰۰ روپے ہے۔  
☆☆☆

نام کتاب: رہنمائے قاضی  
از: مولانا محمد قاسم مظفر پوری  
ناشر: المهدی العالی للتدرب فی التعلیم والافتاء،  
پھلواری شریف پٹنہ، (بہار)  
۱۴۲ صفحات کی یہ کتاب پچاس روپے کی  
قیمت کی ہے، جس میں قاضی کی مرطہ اور ذمدادیاں  
بتائی گئی ہیں، مقدمہ کی مساعت اور فصلہ لیئے، صلح کی  
کوشش، تمام باتوں سے اچھی بحث کی گئی ہے، ایک  
فاضل و محقق عالم دین و قاضی کی یہ رہنمائی کتاب سمجھی  
کتاب ہے، جس میں نکاح کی ضرورت و اہمیت اور  
غفت و عصت میں اس کے غیر معمولی اثرات کو  
بیان کیا ہے، اور اس کے مخالف اعمال یعنی

نام کتاب: اسلام میں عفت و عصت کا مقام  
تالیف: مولانا محمد احمد قاسمی ندوی  
ناشر: مولانا علی میان الجوہریشن ایڈیشنز سوسائٹی،  
وہاڑیں کے واقعات ذکر کر دیے ہیں، بقول ڈاکٹر  
سید محمود قادری: انسان مثالوں سے سبق حاصل کرنا  
اور گک آباد۔  
۱۴۳ صفحات کی یہ کتاب پچاس روپے کی  
قیمت کی ہے، جس میں قاضی کی مرطہ اور ذمدادیاں  
بتائی گئی ہیں، مقدمہ کی مساعت اور فصلہ لیئے، صلح کی  
کوشش، تمام باتوں سے اچھی بحث کی گئی ہے، ایک  
فاضل و محقق عالم دین و قاضی کی یہ رہنمائی کتاب سمجھی  
کتاب ہے، جس میں نکاح کی ضرورت و اہمیت اور  
غفت و عصت میں اس کے غیر معمولی اثرات کو  
بیان کیا ہے، اور اس کے مخالف اعمال یعنی

نام کتاب: "آؤ قلم پڑنا سیکھیں"  
تالیف: فاروق عظم عاجز قاسمی  
ناشر: میڈیا ایڈیشنز، راہباد، بھوگل، (بہار)  
۳۹۲ صفحات کی یہ کتاب اپنے موضوع پر اہم  
کتاب ہے، جس میں نکاح کی ضرورت و اہمیت اور  
غفت و عصت میں اس کے غیر معمولی اثرات کو  
بیان کیا ہے، اور اس کے مخالف اعمال یعنی

نام کتاب: مکتبۃ العادۃ دلگ، امرودہ، یوپی۔  
صفات:

امرواقیس کی شاعری اس کا معلقہ، عربی ادب کا شاہکار ہے، دریافت میں بھی اس کو نمایاں اور اہم مقام حاصل ہے، عربی زبان و ادب کا کوئی شائق و طالب اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

جناب فضاحت حسین قاسمی نے یہ خدمت

ہم کتاب: المغر عبدالمadjed الدرباری تویرہ  
کا اختیار ہوتا ہے، اسی اختیار نظر سے مولانا محمد  
مولف: عبدالحکیم الحلبی ندوی  
صادق ندوی نے یہ کتاب تیار کی ہے جس میں عربی  
ناشر: مصدق فاؤنڈیشن، خاتون منزل، کھصو

۱۴۴ صفحات کی یہ کتاب چھتر روضے کی ہے

نام کتاب: کتاب اخو

از: مولانا عبدالرحمن امرتری

ترجمہ جدید: مولانا محمد اشرف تاچپوری

ناشر: جامعہ تعلیم الدین ڈا بیبل، گجرات

جامعیت، اعتمال و قوازن اور ایجاد کے ساتھ عربی

میں پڑھ کرنے کا کام سیلے سے اجام دیا ہے، یہ

تصنیف ان کے لئے متعدد تصنیف کا باعث

حاصل ہے، اسلوب بیان و زبان کو عصری تقاضے

کے مطابق کرنے کا دشوار کام ہل انداز سے مولانا

اشرف صاحب نے اجام دیا ہے، اس لائق ہے کہ

مدارس اس کو قبول کریں یہ قول حضرت مولانا سید محمد

رائج حنفی ندوی مظلہ کام اچھا کیا ہے، انشاء اللہ طلبہ

اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

۲۰ روپے۔ صفات:

نام کتاب: شیشم الادب (عربی، اردو، انگلش)

صفت: محمد صادق ندوی

ناشر: مولانا علی میان الجوہریشن ایڈیشنز سوسائٹی،

وہاڑیں کے واقعات ذکر کر دیے ہیں، بقول ڈاکٹر

سید محمود قادری: انسان مثالوں سے سبق حاصل کرنا

تیکت: ۱۴۴ روپے۔ صفات:

نام کتاب: فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، سہارپور

مرتبہ: مفتی محمد ایمن پالن پوری

ناشر: مکتبۃ دارالعلوم دیوبند، سہارپور

تیکت: ۱۴۴ روپے۔ صفات:

صوبہ مہاراشٹر میں عربی زبان ہائی اسکول کی

اس طرح انہوں نے ایک بہترین تحفہ پیش کیا ہے۔

صحیح سے لے کر انہوں کی صحیح تکمیل مقدار

میں پڑھائی جاتی ہے، اگرچہ اس زبان کو اختیاری

نام کتاب: مکتبۃ امر ماقیس (حاشیہ معلقاً امر ماقیس)

او قانونی زبان کی حیثیت سے انتخاب دیا جاتا

تقطیق: فضاحت حسین قاسمی امر وہوی

تیر ہجات ۲۵ نومبر ۱۹۶۹ء

۲۳

## علمی خبریں

محمد جاوید اختر ندوی

جاتے اور ۲۵ فیصد آبادی کا ٹانوں تھا میں تھا میں سے کوئی سروکار نہیں، اسی کا نتیجہ ہے کہ معاشرے میں زیادہ سے زیادہ لوگ غربی، عدم مساوات اور عدم استحکام کے شکار ہیں۔

تاجکستان میں دنیا کی سب سے

بڑی مسجد کی تعمیر

تاجکستان کے صدر امام علی رحمانوں کی ۶۰ فیصد تھے کہ مطابق تراویح کو نہ تباہ کرنے والوں میں کی آنکی ہے، غیر قرآنی اقتصادی اندیشیوں نے زن و شوکو طلاق کے دہانے پر بھروسے تھے کہ اسکوں میں زیر تعلیم طلبہ و طالبات کے ذمہ داران بوجہ اختمانے پر مجبور کر دیا ہے، اور انہیں شدت سے کساد بازاری کے ختم ہونے کا انتظار ہے۔

کساد بازاری کے سبب طلاق کی شرح میں کھسی خدمت سے افکار امریکن آئیڈی آف میٹریموٹیل تھاںوں میں اپنی شکا تھوں کا اندرانج نہیں کروائیں، اسی درخواست پر سختیں کر کے وزیر دفاع ایسپاڈ بارک (A.A.M.L.) کے مطابق تازہ سروے میں اس جسے ان حالات کی صحیح تجزیہ نہیں دی جاسکتی۔

کیتھولک مسلمانوں کی طرف سے کیتھولک اسکولوں کا باقیتکاٹ خدمت سے دستبرداری اختیار کر لی، ان تو جوان کینیا میں کھسوک چرچ کے پردہ پر پابندی فوجوں نے جن کی عمریں میں سال کے اندری ہیں، اپنے عریض میں صاف لکھا ہے کہ فلسطین پر عاصمانہ قبضہ اور ظلم و زیادتی میں حکومت کا تھاون نہیں کر سکتے۔

اسکوں میں زیر تعلیم طلبہ و طالبات کے ذمہ داران بوجہ اختمانے پر مجبور کر دیا ہے، اور انہیں شدت سے وسر پرستان سے اجیل کی ہے وہ اپنے بچوں اور بچوں کو احتجاجات کا تمثیل اسکوں سے ہٹایا۔ کوئی بیک وقت کو دیکھنے کے لئے یا لکل مناسب نہیں کر دیتا ہے جو فلسطینیوں کے لیے یا لکل مناسب نہیں کر دیتا ہے۔

اسرا ائلی خواتین پر مظلوم (All-Africa.com) ویب سائٹ

نے کینیا کے متاز عام دین، امام اور مسلم قائد محمد نے کینیا کے حقوق پر زبردستی بیٹھا اور ان کے اموال فلسطین کے اندر نہیں، کمزور فلسطین بچے اور حاملہ دور کے حوالہ سے لکھا ہے کہ چرچ کا یہ عمل تحضیبات دیوار کا انجام کیا ہوگا، ۰۵-۰۲-۲۰۰۲ء کے درمیان اور اس کی مکمل میں تقریباً پانچ سال درکار ہوں گے۔

اور تو ہیں آمیز ہے، اس سے پورے ملک کے

عورتوں پر ظلم تو کہی رہے ہیں اب ان کی یہ شیطانی اور سفت خودان کے معاشرہ کے لیے مصیبت بن گئی

کینیا کا دوسرا سب سے بڑا شہر مومباسا کی ہے، اور وہ اپنی بیگمات کوئی اپنے ہاتھوں موت کے

ایک مسجد میں جمع کے خطبے کے دوران انہوں نے کہا گھاٹ پہوچا رہے ہیں۔

نیم سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۲۶ خواتین کر مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کو ان وقت تک سکون و مجنون کی زندگی نہیں گزار سکتے جب

اپنے شوہروں کی بھیت چڑھ گئیں اور دولا کہ شدید

اضکوں سے نکال لیں جو کھسوک چرچ کی زیر گرانی

ان تو جوانوں نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ

ضرب و اذیت کا شکار ہوئیں، جب کہ صرف ایک

بچوں اور بچوں کو ہٹالیں جو پردہ کے استعمال پر

اخبار سال کی عمر میں ہر اسرا ائلی تو جوان کی خواہش اونچی

سال کی روپورٹ ہے۔

عربی زبان میں شائع ہونے والے ایک

پوشش کے استعمال کی مکمل آزادی ہے، اور کہا کہ

جگنوں کے زمان میں ہماری بیداش ہوئی ہے اس لیے ہم

توڑے جا رہے ہیں، ان میں اسرا ائل میں ایک

مسلم مرد و عورت وہ بس استعمال کریں

یہ قدم بھی نہیں اٹھا سکتے ہیں، اسی تھاں پر فلسطینیوں

سال کے اندر ۲۶ عورتیں قتل جب کہ دولا کھخت

جو شریعت اسلامی کی نظر میں درست اور بہتر ہیں۔

امام موصوف نے مزید کہا کہ مجھے امید ہے کہ

اخبار نے کہا ہے کہ اسرا ائل میں اس طرح تمام مسلمان میری آواز پر لیکیں کہیں گے، غیر جہوری اور غیر اخلاقی کل ہے۔

کے حالات بڑے تا گفتہ ہے ہیں، اور ساتھ ساتھ یہ بھی اور جلد از جلد اس پر عمل شروع کر دیں گے۔

”سماج اور ہماری ذمہ داری“

کے عنوان پر تحریک پیام انسانیت کا پرتاپ گڑھ میں یادگار اجل اس

محمود حسن ندوی

سے زندہ تجھے۔

حضرت والا نے انسانیت اور انسانی جہاں چاروں پر زور دیتے ہوئے کہا کہ سارے انسان ایک خاندان کی طرح ہیں، ایک کنبہ ہیں، آپس میں بھائی بھائی بھی کو ایک دوسرا کی فکر ہونی چاہئے، ہمارے نبی نے یہاں تک فرمایا کہ اس وقت تک ایمان پورا نہیں ہو گی جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی نہ چاہو جو اپنے

مذاہب کی اصل توحید تھی لیکن شرک ان کی تعلیمات اور کوشش جہاد ہے، انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو شروع میں عرب میں خوب ستایا گیا، سخت پتھر میں بہت سی ایسی اخلاقی تعلیمات ہیں جن کی نظر نہیں، پھر اور گرم ریت والی زمین میں بنا گئی تھی اسی کی وجہ سے اور گرم ریت والی زمین میں بنا گئی تھی اسی کی وجہ سے اور کھو بیٹھے، اور خود ہندوستان کے ابتداء میں توحید اصل دین تھا لیکن پھر اتنے معیود بنائے گئے کہ ان کی تعداد ۳۳ کروڑ یہو نجی گئی، چنانچہ جب یہاں حق دبا تو پھر وہ عرب کی سر زمین پر اسلام کی شکل میں ایک موقع پر فرمایا کہ وہ مسلمان نہیں جس کا اور کوشش جہاد ہے، انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے لئے بھیجا ہے لعنت کے لئے نہیں۔

ظاہر ہوا، وہ طاہر ہو رہا ہے اس وہ دبایا میں جا سکتا، چنانچہ وہاں سے پھر پوری دنیا میں میں یہ پیغام حق پھیلا۔

سوامی لکشی اچاریہ جی نے اسلامی مذہب کی خصوصیت توحید بتائی کہ وہ شرک کی زبردست نفی کرتا ہے، بس ایک اللہ کو مانتا ہے، اس کا کلمہ ہی لا الہ الا اللہ ہے، اور اللہ اکبر اس کا اعلان ہے، ان دونوں کا مفہوم اور پورا ترجمہ ویدوں میں موجود ہے، لیکن ہمارے بھائی اس پر غور نہیں کرتے۔

اہوں نے مدرسون لی جسی تعریف کی اور کہا کہ میں نے مدرسون کے اندر جا کر دیکھا ہے وہاں انسان بنائے جاتے ہیں، یہ مدرسے نہ ہوں تو لوگ انسانیت کا سبق بھول جائیں۔

مسلمانوں کے دینی مزاج کی بھی تعریف کی اور کہا کہ مسلمان بھائی نماز پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دیتا، نماز کا وقت آئے گا ٹرین چھوٹ رہی ہو وہ ٹرین کو بعد میں پکڑے گا نماز پہلے پڑھے گا، ہم نے خود مسلمانوں کے اندر اس کا اہتمام دیکھا۔

انہوں نے کہا کہ بلاوجہ وندے ماتزم کو موضوع بنایا کہ بحث کی جاتی ہے، یہ بات بالکل صحیح نہیں مسلمان حالانکہ اپنے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد عقیدت و محبت رکھتے ہیں، اور بڑا پریم ظاہر کرتے ہیں، پھر بھی وہ اپنے پیغمبر کی وندنا نہیں کرتے، اسی طرح مسلمان اپنی ماں کو بڑی عزت دیتا ہے اور محبوب رکھتا ہے لیکن معبد نہیں بناتا، تھیک اسی طرح بھارت کو محبوب تو مسلمان کہتا ہے اپنے وطن کی وجہ سے لیکن اس کی وندنا (عبادت) نہیں کرتا، اس لئے اس پر اصرار بالکل بے تکلی بات ہے، مسلمانوں کے یہاں اصل عقیدہ ہے اگر عقیدہ نہیں تو کچھ بھی نہیں، سو ایسی تحریر اچاریہ میں ہے۔

انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے اپنے دین کی جہاد ہے، اور پرکاش جی پائندے نے کہا کہ یہ دھرتی مولانا محمد احمد پرتاپ گڑھی کی ہے، یہ پریم و محبت کی دھرتی ہے، اور اودھی تہذیب یہاں پائی جاتی ہے، کہ یہاں سے اودھ کے حدود ختم ہوتے ہیں، انہوں نے مولانا علی میاں عدوی سے اپنے گھرے ٹاٹر کا اعلیٰ ہمار کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۷۵ء میں لکھنؤ کے گنگا پر شاد میموریل ہال میں مولانا نے جو کچھ کہا تھا وہ ہمیں آج بھی یاد ہے کہ مولانا نے جو کچھ کہا تھا وہ ہمیں آج بھی یاد ہے کہ ہمارے ہندوستان کی دھرتی پر آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو کسی صورت میں حق کی آواز دینے نہیں دیں گے، انہوں نے ایک اور پیام انسانیت کے

انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنے کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ سلام کار و ان، بھوکے کو ساز ہو گا، ایک سال کے بعد ۲۰۱۵ء کو رکھا وادی، نا انصافی، ظلم و تشدد کے خلاف ہر قسم کا پریاس جی نے جہاد کا بھی دفاع کیا، اور کہا کہ آنکھ جلسہ کا اعلان کیا اور کہا وہ جلسہ ایک اتنا بڑی اور تاریخ

پڑاپ گزہ کی سر زمین اور وہ کی خصوصیات ذریعہ، ظلم و زیادتی کے ذریعہ نہیں، اسلام کا سچا مانع رکھنے والا وہ علاقہ ہے جہاں سے انسانی خدمت کی والا کسی پر زیادتی نہیں کرتا ہے، کوئی ظلم و زیادتی کر رہا آواز بار بار اٹھتی رہی ہے، اور محبت و بھائی چارہ کی ندا بار بار لگائی جاتی رہی ہے، حضرت مولانا محمد احمد پرستا گزہ یہیں کے تھے، اور حضرت مولانا محمد اس عمل کی وجہ سے اس کے مذهب کو برداشت کیا جائے گا۔

حضرت مولانا مدظلہ کی تقریر سے پہلے سو اسی شری لکشمی شنکراچاریہ (کانپور) نے خطاب کیا، جس میں انہوں نے دوسرے ادیان کا تقاضا کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی ضرورت اور اس کے دین کی حقانیت و صداقت کو واضح کیا، اور بتایا کہ تمام لوگوں کے درمیان جا کر ان کا حال معلوم کرتی تھی، اور حد کرتی تھی، اس چیز کو پارٹی کے اندر پھر ”اسلام نے جبر و زیادتی سے منع کیا ہے، حق بات کی تحقیق کرنے کو کہا ہے لیکن تعلیم و تنبیہ کے حسنی مدد آں اندیسا مسلم پرنس لا بورڈ لئے تو ہے، مولانا کو اس کی بڑی فکر رہتی تھی اسی لئے وحدت حکیم یا عالم انسانیت نے اپنے صدارتی ایک بار انہوں نے وزیر اعظم نر سیمہ باراڑ سے ایک خطاب میں فرمایا کہ:

## کامل مومن بننا مطلوب ہے

ادارہ

جائے اور شروعِ دن میں پس شریف پڑھنے کا معمول  
بنالیا جائے دن بھر کام میں آسانی ہوگی، پر ادن اچھا  
گزرنے کا اور کام بینس گے، ضروریات پوری ہوں گی۔

(۷) عقیدہ کی بہت تکری کی جائے، بغیر عقیدہ  
کے صحیح ہوئے عمل غیر معتبر رہتا ہے، عقیدہ کا مطلب یہ  
ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن باقوں کی خبر دی  
ہے ان کو مانے جیسے دنیا کے بارے میں فرمایا تھا فتنی  
ہے تو اس پر یقین کرے، اور دنیا سے دل نہ

لگائے، اس کے بعد پھر ایک درسرا مقام ہے، جہاں  
اچھوں کے لئے اچھی جگہ اور بدلوں کے لئے بری جگہ  
ہے، اس پر یقین ہو اور ہر عمل کر کے وقت اس کا خیال  
رکھے، اور یہ خیال رکھ کہ اللہ کے سامنے حاضر  
ہوتا ہے، اور یہ یقین رکھ کر سب کو پاکے والاسارے  
تھیں، اور اس میں بھی نماز اور طہارت کی سنتوں کا  
نحوہ العلوم ندوہ العلوماء تشریف لائے، میں  
حضرات حج کے سفر پر روانہ ہو رہے تھے، ناظم

(۸) عبادات و معاملات بھی چیزوں میں  
ستوں کا اہتمام رہے، اس کی بڑی برکتی ظاہر ہوتی  
ہے، اور اس میں بھی نماز اور طہارت کی سنتوں کا  
نحوہ العلوماء حضرت مولانا شاہ ابرار الحنفی  
نحوہ العلوماء حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی  
دھکا کر جو اس کے لئے جنت میں پہلے سے تیار ہے، ارشاد فرمایا: کہ کیا اس مقام کو حاصل کرنے کے بعد بھی  
میرے اس مونہ بندہ کو وہ رنج و تقبی جو دنیا میں مچھلیوں سے ناکامی کے باعث پہنچا تھا، باقی رہ سکتا ہے اور  
کافر کے اس بذریعین مقام کو دھکا کر جو اس کے لئے جہنم میں تیار کیا گیا ہے، ارشاد فرمایا: کہ کافر کی وہ چیز سے  
جو اس کو دنیا میں عطا کی گئی ہے اس کو جہنم کے دائی عذاب سے نجات دلائی ہے، فرشتے نے جواب دیا  
لہ، والشیارب، یعنی اے رب العزت ایسا ہر گز بنس ہو سکتے۔

(۹) اولاد کی دلیلی و ایمانی تعلیم و تربیت کی طرف  
سے آج کل بڑی غفلت برقراری جاری ہے، اس کی نظر کی  
جائے کہ اولاد امانت ہے، جس کے بارے میں پوچھ  
ہوگی، ان کو آغاز عمر سے یہ نماز سے ماوسی  
کیا جائے نماز کے عادی بینس گے عقیدہ بھی درست  
ہو گا، زندگی کے اور پہلو بھی تھیک ہوں گے، اور رزق  
میں برکت بھی ہوگی، یعنی خوشحالی رہے گی۔

(۱۰) حقوق اللہ کے ساتھ حقوق الحجاج کا بھی  
خیال رہے اس سلسلہ میں جو نبی تعلیمات ہیں ان کو  
پیش نظر رکھنا چاہئے، میں پڑھنے والیں، پڑھنے ہیں، اور  
گھر کے افراد ہیں، خالہ کو بزرگ ام کہا گیا ہے، صدر ثبت  
میں آتا ہے "الحلاۃ بمتزلہ الامم" ۴۳ میں طرح یہی ہے اس

حضرت مولانا قاری امیر حسن صاحب خلیفہ  
اللهم انتی استلک تمام الوضوء و تمام  
الصلوة: (بارالہا امیں آپ سے حمل و ضواہ و حمل نمار  
کی دعا کرتا ہوں)۔

(۱۱) عبادات و معاملات بھی چیزوں میں  
ستوں کا اہتمام رہے، اس کی بڑی برکتی ظاہر ہوتی  
ہے، اور اس میں بھی نماز اور طہارت کی سنتوں کا  
نحوہ العلوماء حضرت مولانا شاہ ابرار الحنفی  
نحوہ العلوماء حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی  
دھکا کر جو اس کے لئے جنت میں پہلے سے تیار ہے، ارشاد فرمایا: کہ کیا اس مقام کو حاصل کرنے کے بعد بھی  
میرے اس بذریعین مقام کو دھکا کر جو اس کے لئے جہنم میں تیار کیا گیا ہے، ارشاد فرمایا: کہ کافر کی وہ چیز سے  
جو اس کو دنیا میں عطا کی گئی ہے اس کو جہنم کے دائی عذاب سے نجات دلائی ہے، فرشتے نے جواب دیا  
لہ، والشیارب، یعنی اے رب العزت ایسا ہر گز بنس ہو سکتے۔

(۱۲) عبادات و معاملات بھی ہم حصے پیش کئے جائے  
بھی، امکل بھی، کامل دین دار بننا مطلوب ہے، اور اس  
میں راستے میں ادارہ۔

حضرت مولانا قاری امیر حسن صاحب  
حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا  
کاندھلوی اور حضرت حکیم کلیم اللہ صاحب  
جاشین محب اللہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحنفی  
دارالعلوم ندوہ العلوماء تشریف لائے، میں  
حضرات حج کے سفر پر روانہ ہو رہے تھے، ناظم

(۱۳) عبادات و معاملات بھی چیزوں میں  
ستوں کا اہتمام رہے، اس کی بڑی برکتی ظاہر ہوتی  
ہے، اور اس میں بھی نماز اور طہارت کی سنتوں کا  
نحوہ العلوماء حضرت مولانا شاہ ابرار الحنفی  
نحوہ العلوماء حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی  
دھکا کر جو اس کے لئے جنت میں پہلے سے تیار ہے، ارشاد فرمایا: کہ کیا اس مقام کو حاصل کرنے کے بعد بھی  
میرے اس بذریعین مقام کو دھکا کر جو اس کے لئے جہنم میں تیار کیا گیا ہے، ارشاد فرمایا: کہ کافر کی وہ چیز سے  
جو اس کو دنیا میں عطا کی گئی ہے اس کو جہنم کے دائی عذاب سے نجات دلائی ہے، فرشتے نے جواب دیا  
لہ، والشیارب، یعنی اے رب العزت ایسا ہر گز بنس ہو سکتے۔

(۱۴) عبادات و معاملات بھی ہم حصے پیش کئے جائے

حضرت مولانا قاری امیر حسن صاحب

حضرت قاری صاحب نے پہلے قرآن مجید کی  
آیت و ان تعدد و انعم اللہ لا تختص بها حادثت کی  
میں محبت و تلقی بروحتا ہے اور ایمان میں بھی اضافہ ہوتا  
خواہی کاتا ہے، جس کا موضوع ہے:

"علماء محمد بن طاہر پٹنی و دیگر علماء گجرات اور ان کی ادبی و علمی خدمات"

(۱۵) دین کی جو باتیں علم میں آتی جائیں ان کو  
پیدا ہوتی ہے، دوسرا فائدہ یہ کہ گھر میں برکت آتی  
ہے، یعنی گھر میں جائے اور جو کی محسوس ہو،  
گھر والوں کو اس سے گھر بیوی زندگی اچھی گزرنے کی، اور  
تمہوزے میں کام بن جیا کرے گا۔

(۱۶) نماز کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے نماز  
سے سب کچھ درست ہو جاتا ہے، مگر نماز بھی درست ہوئی

(۱۷) قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام رکھا

مومن کا جہاں اور ہے کافر کا جہاں اور

نام احمد نے توف بکالی سے ایک عجیب حکایت نقل فرمائی ہے، فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ دھنس مچھلیوں

کے دکاری غرض سے چلے، ان میں سے ایک کافر تھا وہ اسلام، کافر اپنا جاں ڈالتے وقت اپنے معمودوں

کا نام لیتا ہے جس کی وجہ سے اس کا جاں ڈالنے کا مطلب ہے لہر بڑھ کر آتے، آخر

وقتی کا نام لیتا تھا مگر اسے باختہ نہ آتی، اسی طرح غروب آفتاب تک دونوں دکار کرتے رہے، آخر

کار اس مسلم کو بھی ایک مچھلی ہا جھک گئی تھیں وانے ناکامی کر دکار کر پانی میں اچھل کو دکار کر کے باختہ سے اچھل کو دکار کر کے باختہ کوئی شکار

چاہئے تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا منقول ہے:

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا  
کاندھلوی اور حضرت حکیم کلیم اللہ صاحب  
جاشین محب اللہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحنفی

دارالعلوم ندوہ العلوماء تشریف لائے، میں  
حضرات حج کے سفر پر روانہ ہو رہے تھے، ناظم

(۱۸) عبادات و معاملات بھی چیزوں میں  
ستوں کا اہتمام رہے، اس کی بڑی برکتی ظاہر ہوتی  
ہے، اور اس میں بھی نماز اور طہارت کی سنتوں کا  
نحوہ العلوماء حضرت مولانا شاہ ابرار الحنفی  
نحوہ العلوماء حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی  
دھکا کر جو اس کے لئے جنت میں پہلے سے تیار ہے، ارشاد فرمایا: کہ کیا اس مقام کو حاصل کرنے کے بعد بھی  
میرے اس بذریعین مقام کو دھکا کر جو اس کے لئے جہنم میں تیار کیا گیا ہے، ارشاد فرمایا: کہ کافر کی وہ چیز سے  
جو اس کو دنیا میں عطا کی گئی ہے اس کو جہنم کے دائی عذاب سے نجات دلائی ہے، فرشتے نے جواب دیا  
لہ، والشیارب، یعنی اے رب العزت ایسا ہر گز بنس ہو سکتے۔

(۱۹) عبادات و معاملات بھی ہم حصے پیش کئے جائے

حضرت مولانا قاری امیر حسن صاحب

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا  
کاندھلوی اور حضرت حکیم کلیم اللہ صاحب  
جاشین محب اللہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحنفی

دارالعلوم ندوہ العلوماء تشریف لائے، میں  
حضرات حج کے سفر پر روانہ ہو رہے تھے، ناظم

(۲۰) قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام رکھا

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا  
کاندھلوی اور حضرت حکیم کلیم اللہ صاحب  
جاشین محب اللہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحنفی

دارالعلوم ندوہ العلوماء تشریف لائے، میں  
حضرات حج کے سفر پر روانہ ہو رہے تھے، ناظم

(۲۱) قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام رکھا

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا  
کاندھلوی اور حضرت حکیم کلیم اللہ صاحب  
جاشین محب اللہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحنفی

دارالعلوم ندوہ العلوماء تشریف لائے، میں  
حضرات حج کے سفر پر روانہ ہو رہے تھے، ناظم

جائے گا، اس کی تیاری ہم ابھی سے شروع کریں  
سے، جلد کو شہر کے ایک سرکردہ لیٹرری باجٹی میں نے  
بھی خطاب کیا اور کہا کہ جب انسان انسانیت سے  
گرتا ہے تو اس پر جو انسانیت سوار ہو جاتی ہے۔

آخر میں مہماںوں کا شکریہ ام پر کاش بکھرا  
صدر راشریہ ایکتا و کاس مخفی الدا بار نے ادا کیا، اور  
میں بینا دوں پر دور بیوں کا ذکر کرتے ہوئے افسوس

نے خدا کا اکابر کا میاپ داپ آیا کہ اس کا سکول مچھلیوں سے پر تھا۔

اس عجیب و غریب حیرت ناک واقعہ سے فروغِ مومن کو سخت افسوس ہوا اور بارگاہ خداوندی میں لوٹا ہے کہ

سرکش پر حادث ہوا اوری ترپ رہا ہو تو مدد سے پہلے یہ  
سوچا جاتا ہے یہ کس دھرم کا ہے۔

سب سے اخیر میں مولانا سید عبداللہ حنفی ندوی  
سکرپٹری پیام انسانیت نے معاشرہ کی اہم صورت

حیاتی چارہ کی دعوت وی، اور اس طرف تجہ ولائی، اور انسانی

کے کاموں کے ازالہ کی طرف تجہ ولائی، اور انسانی  
بھائی چارہ کی دعوت وی، اور اس طرف تجہ ولائی کہ  
اسلام کو بھجن کی کوشش کی جائے، لوگوں کو دیکھ کر

اسلام کے بارے میں رائے نہ قائم کی جائے،  
اصلاح معاشرہ قرآنی تعلیمات کے بغیر مکن نہیں

ہے مولانا سید عبداللہ حنفی ندوی نے خاص طور پر اس

طرف تجہ ولائی کہ یورپ کی قابل نہ کریں مشرقی  
قدروں کو پامال نہ کریں، عقل کا صحیح استعمال کریں،  
سوق بھج کر قدم اٹھائیں۔

پیام انسانیت کے اس اجل اس میں ہر کتب فلسفہ

اور مذہب و ملت کی تماشندگی تھی، اور اس حرم کے  
مذاکرہ اسلامی کی صدارت عالمی رابطہ ادب اسلامی،

شاخ گجرات کے صدر مقام جامعہ علوم القرآن، جیبور طبع بھروسہ کے تعاون سے جبوس (گجرات) میں  
موزرخ ۲۲ تا ۲۳ مئی ۱۹۷۳ء مطابق ۱۴۰۲ھ میں جمعہ، شنبہ و یکشنبہ منعقد کیا جاتا ہے  
کیا گیا ہے، جس کا موضوع ہے:

"علماء محمد بن طاہر پٹنی و دیگر علماء گجرات اور ان کی ادبی و علمی خدمات"

مذاکرہ اسلامی کی صدارت عالمی رابطہ ادب اسلامی کے نائب صدر اور شعبہ بر صیری کے صدر حضرت  
مولانا سید محمد راجح حنفی ندوی نے کی، اس موقع پر ذرا رائج ایجاد کے  
احمد دیوبولی صاحب ہوں گے۔

لگبھی تھے انہوں نے بھی دیوبولی رکھائی۔

رابطہ کا پتہ

وفق رابطہ ادب اسلامی، پوسٹ مکس نمبر ۹۳، ندوہ العلوماء، لکھنؤ

☆☆☆☆☆

## MOHD. YASIN MOHD. YAMIN PERFUMERS

EXPORTERS & IMPORTERS

Tayyab Shamama	طیب شامما
Shamama Abid Special	شامما عابد اسپیشل
Amber Abid	عمر عابد
Mushk Amber	مشک عمر
Attar Hena	عطر حنہ
Attar Gulab	عطر گلاب
Attar Keora	عطر کورا
Attar Motia	عطر موٹیا
Attar Zafran	عطر زفران
Rooh Khus	روح خس
Jannatul Firdaus	جنت الفردوس
Majmua	مجموہ

Kannauj-209725 (U.P.)

Tel: 05694-234445, 234725, Fax: 234388  
Mobile: 09839208298 (Mohd. Furqan)  
E-mail: mymykannauj@yahoo.co.in

## Maqbool Mian Jewellers

منقول میان جوں میرزا

Jutey wali Gali, Aminabad Lucknow.  
Mob: 9956059081-9919089014

Mohd. Irfan Mob. 9305672501

## ARHAM

MEN'S WEAR

Specialist Sherwani, Jodhpuri Designing Suits

KOREY WALI GALLI NEAR USMANIA MASJID PATANALA, LUCKNOW

Mob: 9415090544 Shop: 2627446 Res: 2254796

پرور پرائنس: ولی اللہ



## WALIULLAH JEWELLERS

All Kinds of Gold, Silver  
& Diamond Jewellery

Jutey wali Gali, Aminabad, Lucknow



### معینی کے قارئین کی خدمت میں

معینی کے دوستی "تقریب جات" سے گردش پر "تقریب جات" کے سلسلی ترقیات کرنے والے افراد  
جن کے سلسلی دل کے پڑھ پڑھ کر کریں۔ مولانا شاہ ابرار

**ALAUDDIN TEA**  
44, Haji Building S. V. Patel Road  
Nili Bazar, Mumbai-400003  
Tele: Add Cupkettle

Ph: 23460220-23468708

## CAFE FIRDOS

Partly Air Conditioned

## MOGHALAI & CHINESE FOOD

Tel: 23424781-23459921

145, Sarang Street, Crawford Market, Mumbai-400003

Contact:  
Mr. M. Afzal : 09196250087  
Mr. M. Imran : 8415757250  
Mr. Zafaruddin : 3338726156

Phone: (011) 2618945  
(011) 2527443

ردیڈی صینہ مددگار ملبوسات کا مقابل اعتماد مرکز

اعلیٰ کوالی، جدید ترین فشن کے ساتھ  
Shirts, Trousers, Coats, Embroidered, Sherwanis, Pufferers,  
Jackets, Kurta-Suits, Night Suits, Gown & T's.

ٹاروی بیاہ، توبہ اور تقریبیات کے لئے شاندار ذخیرہ۔ تحریف لاگیں قابل محدود برائی

**menmark®**  
Ultimate Menswear

MFG, Wholesale, Export & Retail  
58, Halwasia Market, Hazratganj, Lucknow - 226001

اور ریا سے بہت زیادہ، اس سے انسان بہت ہی نیچے

چلا جاتا ہے، تو اپنے اور اخفا سے بلندی حاصل ہوتی ہے، اور اللہ کا تقرب ملتا ہے۔

(۷) مطالعہ اور محنت سے علم حاصل کیا جائے، اور لا یعنی کاموں سے پہچا جائے اور وقت بالکل ن

ضائع ہونے دیا جائے۔

(۸) متعدد صرف ایک ہو وہ ہے رضاۓ الہی اور اعلاءِ کلامۃ اللہ۔

(۹) اپنا میدان دین کی خدمت کو اختیار

کریں، اس کے لئے کچھ عزم کرنا ہو گا، مولانا شاہ ابرار

چلا سکتا ہے، لیکن یہ بات حاصل کیسے ہوگی؟ اس کو

الحق رحمۃ اللہ علیہ جب مظاہر علوم سہارن پور سے فارغ

ہوئے تو ان کے شیخ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف

علیٰ تھانوی نے پوچھا کہ کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ دین

کی خدمت کے کام میں لگیں گے، حضرت تھانوی قدس

سرہ نے ان کا امتحان لیا اور فرمایا: اس میں پہے کم ملتے

ہیں، اس پر مولانا نے عرض کیا کہ حضرت اعظم کریا

ہے کہ جو ہو دین کی خدمت میں لگیں گے۔

(۱۰) آج مسلمانوں کا حال دینی اعتبار سے

فلک روشنیں کا ہے، دین کی ضروری یا تیسیں جن کے بغیر

دین کی عمارت قائم نہیں ہو سکتی اور نہ ماز کا طریقہ اور اس

میں کیا پڑھنا ہے کیا نہیں پڑھنا ہے، یہ تک شیخ طور پر

معلوم نہیں کرتے، ایک افسوس ناک واقع یہ ہیں آیا

کہ آئی۔ ایس کے امتحان میں ایک ہندو امتحان لینے

والے نے ایک مسلمان طالب علم سے پوچھا کہ تم

دعائے قوت نہیں، اس نے لا علیٰ ظاہر کی پھر کہا سورہ

فاتحہ سنا وہہ سناسکا آخر اس کو تھن نے فل کر دیا، اس

لے ہمیں اپنی گلکر کے ساتھ سماج کی بھی گلکر کی ہے۔

اللہ تعالیٰ صحیح علم اور صحیح عمل کی توفیق دے۔

اور ریا سے بہت زیادہ، اس سے انسان بہت ہی نیچے

چلا جاتا ہے، تو اپنے علم دین کے حصول کے لئے

ہے، اور اللہ کا تقرب ملتا ہے۔

(۷) مطالعہ اور محنت سے علم حاصل کیا جائے،

اور لا یعنی کاموں سے پہچا جائے اور وقت بالکل ن

ضائع ہونے دیا جائے۔

(۸) متعدد صرف ایک ہو وہ ہے رضاۓ الہی اور اعلاءِ کلامۃ اللہ۔

(۹) اپنا میدان دین کی خدمت کو اختیار

کریں، اس پر مولانا نے کچھ عزم کریا: اس کے

کامیابی کی طرف بھی ہوئی، وہ تو دیا ہے۔

(۱۰) آج مسلمانوں کا حال دینی اعتبار سے

فلک روشنیں کا ہے، دین کی ضروری یا تیسیں جن کے بغیر

دین کی عمارت قائم نہیں ہو سکتی اور نہ ماز کا طریقہ اور اس

میں کیا پڑھنا ہے کیا نہیں پڑھنا ہے، یہ تک شیخ طور پر

معلوم نہیں کرتے، ایک افسوس ناک واقع یہ ہیں آیا

کہ آئی۔ ایس کے امتحان میں ایک ہندو امتحان لینے

والے نے ایک مسلمان طالب علم سے پوچھا کہ تم

دعائے قوت نہیں، اس نے لا علیٰ ظاہر کی پھر کہا سورہ

فاتحہ سنا وہہ سناسکا آخر اس کو تھن نے فل کر دیا، اس

لے ہمیں اپنی گلکر کے ساتھ سماج کی بھی گلکر کی ہے۔

اللہ تعالیٰ صحیح علم اور صحیح عمل کی توفیق دے۔

(۱۱) معاملات میں اس کا خاص خیال رہے کہ

ذمہ دار کے نامہ کو دے، اس کے پڑے قائدے

کو علم دین کے حصول کے بھی کچھ حدود، اور پچھا اصول

یہیں، سب سے اہم چیز نیت کا صاف ہوتا اور مقصد

کامیابی کے ساتھ زندگی کی طرف بھی ہوئی، وہ تو دیا ہے۔

(۱۲) آخری بات یہ کہ عمر پریلی گئی وہ تو دیا ہے۔

آنے کی نہیں یقینہ عمر کو فانی کہ سرگرم عمل

جانا ضروری ہے آج اس میں بڑی کوتاہی ہو رہی ہے

جس کی وجہ سے مدرسوں سے وہ تماج نہیں ظاہر

ہو جائے ہے جا کہ آخرت کی زندگی جو باقی رہنے والی

زندگی ہے وہ اچھی گذرے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ

اللہ کی رضاۓ حاصل ہو جائے۔

(۱۳) اللہ تو فتن دے اور راضی ہو۔

کا پہلاں میرے ہے اس کو اتنا ہال دیا جاتا ہے کہ آدی طرف تجدل ای وہ حسب ذیل ہیں، فرمایا:

آپ حضرات علم دین کے حصول کے لئے ہے، اور اللہ کا تقرب ملتا ہے۔

(۱۴) مطالعہ اور اخفا سے بلندی حاصل ہوتی ہے، اور اس کے مطالعہ نہ دھوکہ دے، اس کے پڑے قائدے

خدا ہر ہوتے ہیں، وہیں جو اسلام پھیلائے دلوگوں کا

بڑا حصہ ہے ایک اولیاء اللہ کا کام کے نفوس قدر یہ

کامیابی ہوئے، وہ مرے تجارت کا کام کے نفوس قدر یہ

کامیابی ہے اس کے ساتھ زندگی گزارنے کی طرف بھی

خدا ہر ہوتے ہیں، گناہ ایمان کو جتہ کر دیا جائے، تین اعضاہ کی خاص

حیثیت کے ساتھ زندگی کو جتہ کر دیا جائے، ایک زبان۔

(۱۵) استغفار کی کثرت رکھی جائے (حضرت مصلی

کھڑے ہوئے نہیں دیتے تھے ۱۵-۲۲ سال کی عمر

اللہ تعالیٰ و مسلم جو کسی آخری نبی، اللہ کے محبوب اور سارے

نبیوں، رسولوں کے سردار اور امام ہیں وہ اس کی کثرت

رکھتے تھے) اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے استغفار کا ورد

کو فائدہ ہو چکا ہے۔

(۱۶) کلمہ کلیم اللہ صاحب

حیثیت حضرت مولانا شاہ ابرار الحنفی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حکیم کلیم اللہ صاحب اس بات پر بڑی

خشی کرتے ہیں کہ نہیں بھی ہو سکتی ہے۔

رکھتے تھے) اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے استغفار کا ورد

رکھتے تھے) اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے استغفار کا ورد

رکھتے تھے) اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے استغفار کا